Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2007

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد
56

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
32

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

25 رجب 1428 ہجری 9 ظہور 1386 ہش 9 / اگست 2007ء

اخبار احمدیہ

قادیان 30 جولائی 2007 (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پُرنُور نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز اختتامی خطاب میں احباب جماعت کو خلافت جوبلی کی دُعائیں کرتے رہنے کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

☆اب تک ۱۸۹ ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے☆اس سال ۴ نئے ممالک کا اضافہ ہوا ہے☆ ہجرت کے بعد اب تک ۲۳ سالوں میں ۹۸ نئے ممالک اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کئے ہیں☆ پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں ۶۵۳ نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں☆ دنیا بھر میں امسال ۲۹۹ نئی مساجد جماعت کو خدا تعالیٰ نے عطا کی☆ امسال ۱۸۶ نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح ۹۷ ممالک میں تبلیغی مراکز کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو انہتر (۱۸۶۹) ہے جن میں سے ہندوستان سرِ فہرست ہے جہاں ۸۲ مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے

جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ / جولائی ۲۰۰۷ (دوسرا اجلاس) برموقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز کے آخری اجلاس میں جماعت احمدیہ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے افضال الٰہیہ کا ایمان افروز ذکر فرمایا۔ جلسہ گاہ میں آپ کی تشریف آوری سے قبل چند غیر مسلم معززین کے تأثرات جاری تھی کہ حضور انور رونق افروز ہوئے۔ غیر مسلم معززین کے تأثرات کے بعد اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن مجید سے ہوئی جو مکرم طاہر حانی صاحب نے کی۔ اس کا ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل نے سنایا۔ مکرم محمود اللہ حسن صاحب نے نہایت خوش الحانی سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

تجھے حمد و ثناء زیبا ہے پیارے
کہ تو نے کام سب میرے سنوارے

پڑھ کر سنایا جس کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی: ﴿وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ﴾ (نحل:۱۹) کی تلاوت فرمائی۔ یعنی اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو اس کا احاطہ نہیں کرسکتے۔ یقیناً اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنیوالا ہے۔

پھر فرمایا: آج کے دن کے خطاب میں دَوران سال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہوئی ہے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ مختلف شعبوں میں جو کام ہوا ہے انشاء اللہ اس کا ذکر ہوگا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس سال تک اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دنیا کے 189 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے۔ 1984ء کے بعد سے جب سے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ربوہ سے ہجرت فرمائی تھی اب تک 23 سالوں میں 98 نئے ممالک اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کئے ہیں۔ اس سال 4 نئے ممالک کا اضافہ ہوا ہے جن میں گوادلویہ، سینک مارٹن، فرینچ گنی، ہیٹی شامل ہیں۔

دوران سال 33 ممالک میں مختلف جماعتوں میں نئے رابطے ہوئے اور جماعتوں کو فعال اور منظّم کیا گیا دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ مختلف ممالک میں 653 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں اور 631 مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔ نئی جماعتوں میں اضافہ کے لحاظ سے ہندوستان سرِ فہرست ہے جہاں 154 نئی جماعتوں کا قیام ہوا ہے۔

فرمایا: نو مبائعین سے رابطوں کے لحاظ سے بھی امسال کام ہوا ہے۔ میں نے کہا تھا کہ 2008ء تک 70 فیصد نو مبائعین سے رابطے بحال کرنے ہیں۔ بیعتیں کروالینا اصل کام نہیں۔ اصل کام تربیت ہے۔ الحمد للہ کہ غانا میں 98 ہزار نو مبائعین سے رابطے ہوئے۔ نائیجیریا میں 1 لاکھ سے زائد افراد سے رابطے ہوئے۔ بورکینا فاسو میں 5 ہزار سے زائد رابطے ہوئے۔ سیرالیون میں 31 ہزار سے رابطے ہوئے جن میں ایک بڑی تعداد چندے کے نظام میں شامل ہوچکی ہے۔ ہندوستان میں 27 ہزار افراد اور بنگلہ دیش میں 6 ہزار سے زائد نو مبائعین سے رابطے قائم کئے گئے۔

نئی مساجد : دنیا بھر میں امسال 299 نئی مساجد جماعت کو خدا تعالیٰ نے عطا کی ہیں جن میں 169 تعمیر کی گئی ہیں جبکہ 130 بنی بنائی خدا تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں۔

مشن ہاؤسز : امسال 186 نئے مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔ اسی طرح 97 ممالک میں تبلیغی مراکز کی تعداد ایک ہزار آٹھ سو انہتر (1869) ہے جن میں سے ہندوستان سرِ فہرست ہے جہاں 82 مشن ہاؤسز کا اضافہ ہوا ہے۔

رقیم پریس : دنیا کے کئی ممالک میں بالخصوص افریقن ممالک میں رقیم پریس کی شاخیں قائم ہوچکی ہیں جن میں چھپائی کا کام ہو رہا ہے۔ اللہ کے فضل سے قرآن مجید 64 زبانوں میں طبع ہوچکا ہے۔ رسالہ ''الوصیت'' کا ترجمہ دنیا کی 10 زبانوں میں ہوچکا ہے۔

نمائش : امسال 273 نمائشیں لگیں۔ 2861 بک سٹالز لگائے گئے۔

مسلم ٹیلی ویژن

احمدیہ انٹرنیشنل: مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل میں 114 مرد اور 42 خواتین رضا کارانہ کام کررہی ہیں۔ اور اسی طرح ایم ٹی اے کا تیسرا چینل العربیہ 24 گھنٹے خدمت سرانجام دیرہا ہے جو عرب دنیا میں نہایت عمدہ رنگ میں تبلیغ و اشاعت کا کام کررہا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے ایم ٹی اے العربیہ کے متعلق عربوں کی خوشنودی کے خطوط پڑھ کر سنائے۔

دنیا کے مختلف ٹی وی اسٹیشنوں سے 1398 پروگرام 817 گھنٹے جاری رہے جن کے ذریعہ 8 کروڑ لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اسی طرح مختلف ریڈیو پروگراموں کے ذریعہ 6 کروڑ سے زائد افراد تک جماعت کا پیغام پہنچایا گیا۔ بورکینا فاسو میں 2 نئے ریڈیو سٹیشن قائم ہوئے۔ سیرالیون میں جماعت کا اپنا ریڈیو سٹیشن قائم ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افریقن ممالک میں جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات اور ہینڈ پمپ لگا کر پانی مہیا کرنے کی خدمت کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ اسی ضمن میں حضور انور نے *Humanity First* کے تحت جماعت کی بین الاقوامی خدمات کا بھی ذکر فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتی *Website* کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس ویب سائٹ پر 200 جماعتی کتب آن لائن ہوچکی ہیں۔

بیعت: نئے بیعت کنندگان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: امسال ایک سو چھیالیس ممالک سے 2,60,839 نئی بیعتیں ہوئیں جن میں ہندوستان میں 14929 بیعتیں ہوئیں۔ (تقریب عالمگیر بیعت کے دوران حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ موجودہ رپورٹ کے مطابق کُل بیعتیں 2,61,969 ہوئی ہیں)۔ نئی بیعتوں کے لحاظ سے نائیجیریا سرِ فہرست ہے جہاں ایک لاکھ انچاس ہزار چار سو اٹھانوے (149498) بیعتیں ہوئیں۔

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ جماعت کس طرح نہایت استقلال اور جوش و جذبہ

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ہر ایک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے

اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جولائی 2007 بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ یوکے)

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پر نور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ موسم کی وجہ سے انتظامیہ فکر مند ہے اور بعض لوگ بھی۔ شاید اس خوف سے کہ بے آرامی نہ اٹھانی پڑے یا بچوں کی وجہ سے دقت نہ پہنچے۔ یا پیچھے گھروں کا خوف رکھتے ہوئے نہ آسکیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور مہمانوں کی اور انتظامیہ کی پریشانی کو دُور کرے۔

فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کی منشاء کے مطابق شروع کیا تھا تا کہ آپؑ کے ماننے والے ایک خاص ماحول میں چند دن گزار کر اپنی روحانی حالت کو سنوارنے والے بنیں۔ پس یہ دن انتہائی برکت کے دن ہیں جب ہم خالصتاً خدا کے مسیح کے جاری کردہ روحانی پروگرام کے لئے آئیں گے تو یقیناً ہمارے دل اللہ کی طرف جھکیں گے اور ہم دعا کریں گے کہ اے قادر مطلق خدا ہم تیرے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آئے ہیں جہاں تیرے اور تیرے رسول کا نام لیا جائے گا اس لئے اس موسم کو بھی ہمارے پروگراموں میں بداثرات ڈالنے سے روکے رکھ۔

حضور نے فرمایا مجھے یاد ہے جب ربوہ میں جلسے ہوتے تھے تو سردیوں میں جلسہ ہوتا تھا اور بعض دفعہ بارش بھی ہو جایا کرتی تھی اور کھلے آسمان کے نیچے جلسہ ہوتا تھا۔ یہاں تو پھر بھی مارکی وغیرہ لگائی جاتی ہے لیکن اس وقت ان کے ایمانوں کی گرمی میں کبھی موسم کی شدت حائل نہیں ہوتی تھی۔ حضور نے فرمایا دنیا میں ہر جگہ ہی ایسے نظارے نظر آتے ہیں کہ موسم کی شدت اور بارشیں جلسہ میں حاضر ہونے والے مخلصین میں روک پیدا نہیں کر سکتے۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ اللہ کی اگر یہی مرضی ہے کہ بارش ہوتی رہے اور ہم جلسہ سنتے رہیں تو انشاء اللہ جلسے کا پروگرام درہم برہم نہیں ہوگا۔ اور انشاء اللہ حاضری پر بھی زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔ تاہم یہ دعا ضرور مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ بارش کے بداثرات سے بچائے رکھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسے موقع پر آندھی اور بارش سے بچنے کے لئے یہ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ میں تجھ سے اس کی ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے خیر و بھلائی چاہتا ہوں۔ اور وہ خیر بھی چاہتا ہوں جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے۔ اور میں اس کے ظاہری و باطنی شر سے پناہ مانگتا ہوں اور اس شر سے بھی جو اس کے لانے کا باعث ہے۔ پس اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے اس کے سامنے جھکے رہیں۔ اللہ کی طرف سے ہر حال میں ہمیں خیر پہنچے گی اور ہر شر سے وہ ہمیں بچائے گا۔ ان دنوں میں خاص طور پر دعاؤں میں زور دیں جو اللہ نے ہمیں ایک جگہ پر اکٹھا ہونے کا موقع دیا ہے۔ اس سے ہمیں فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور پر نور نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: اس وقت جلسہ کے تعلق سے کچھ باتیں مہمانوں کو اور کچھ باتیں میزبانوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمانوں اور میزبانوں کو ایک حدیث میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ کے ایام میں سلام کو رواج دیں۔ ہر ایک دوسرے کو سلام کہنے میں پہل کرے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صحابی بازار میں صرف اس لئے جاتے تھے تا کہ ملنے جلنے والوں کو سلام کریں۔ حضور نے بعض انتظامی باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ بارش کی وجہ سے بعض دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں اور سب سے بڑی دقت پارکنگ کی ہے ایک نئی پارکنگ کی جگہ لی گئی ہے اور وہاں سے جلسہ گاہ تک لانے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ مہمانوں کو چاہئے کہ وہ انتظامیہ سے تعاون کریں۔ فرمایا ایک اور اہم بات سیکورٹی کی ہے۔ اپنے اردگرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔ اور آج کل بدلتے ہوئے حالات میں اس کی بہت ضرورت ہے۔ ہر شخص چوکس رہے اور اگر کوئی ایسا واقعہ ہو تو انتظامیہ کو اطلاع دے۔ اگر آپ کی بھی چیکنگ ہو تو اس میں برا منانے کی ضرورت نہیں اس تعلق میں بھی انتظامیہ سے تعاون کریں۔ اپنے شناختی کارڈ اپنے ساتھ رکھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہوتے تو سفر کی مشقتوں سے بچنے کے لئے ہمیشہ دعا کرتے اے اللہ تو اپنی خیر خواہی کے ساتھ ہمارا رفیق سفر ہو جا۔ اے اللہ زمین کو ہمارے لئے سمیٹ دے۔ اے اللہ ہم پر یہ سفر آسان کر دے۔ سفر میں بھی تو ہی ساتھی ہے اور گھر میں بھی تو ہی جانشین۔ اے اللہ میں سفر کی مشقت اور کسی اندوہناک منظر کو دیکھنے اور گھربار کے لحاظ سے بری واپسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ دعائیں پڑھیں جو آپ علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں۔

ہر ایک صاحب جو اس لِلّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم و غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اے رحیم و مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کیساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت اور طاقت تجھی کو ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین۔

☆☆☆☆☆

صوبائی و زونل اُمراء کی خدمت میں ضروری گزارش

بسلسلہ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی بدر نمبر

ادارہ بدر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر ایک خصوصی شمارہ ترتیب دے رہا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ کے صوبہ میں سو سال میں ہونے والی ترقیات اعداد و شمار کی روشنی میں مختصر اور جامع تحریر فرمائیں جس میں صحابہ کرام اور پرانے بزرگوں کے واقعات بھی آنے چاہئیں اور اس تعلق میں جو تصاویر ہوں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ تصاویر مساجد مشن ہاؤسز، لائبریری، ہسپتال، سکول مہمان خانوں وغیرہ کی ہونی چاہئے اسی طرح بعض پرانے واقفین زندگی اور صحابہ کرام کی تصاویر بھی ارسال فرمائیں۔ (ادارہ)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز — الیس اللہ بکاف عبدہ — کاشف جیولرز

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649

گولبازار ربوہ
047-6215747

خطبہ جمعہ

معاشرے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤ

یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے قائم فنڈ اور غریب بچیوں کی شادی کے لئے قائم مریم فنڈ میں احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہئے۔

ہمسایوں سے حسن سلوک جہاں سلامتی کی ضمانت ہے وہاں اس سے تبلیغ کا بھی بہترین راستہ کھل جاتا ہے۔

آج احمدی کے علاوہ کوئی نہیں جو اسلام کی سلامتی کی تعلیم کو دنیا میں پھیلا سکے

اگر ہم نے اپنی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا نہ کیں تو ہم اس عہد پر عمل کرنے والے نہیں ہوں گے جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ والدین، قریبی رشتہ داروں، یتامی و مساکین، پڑوسیوں، مسافروں اور ماتحتوں سے حسن سلوک کی قرآنی تعلیم کے حوالہ سے احباب جماعت کو اہم نصائح۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ یکم جون 2007ء بمطابق یکم احسان 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْيَتٰمٰی وَالْمَسٰکِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَيْمَانُکُمْ۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا (سورة النساء:37)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی، اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہوئے، یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہے۔

گزشتہ خطبہ میں گھروں میں سلام کرنے اور سلامتی کا پیغام پہنچانے کے حوالے سے بات ہوئی تھی کہ گھروں میں سلامتی کی فضا، اللہ تعالیٰ کا سلامتی کا پیغام پہنچانے سے قائم ہوتی ہے۔ ان سلامتی کے تحفوں سے سلامتی کے سَوتے پھوٹیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور سلامتی کا پیغام پہنچانے والے خود اپنے لئے بھی دارالسلام کے دروازے کھول رہے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے گھر والوں کے لئے بھی یہ دروازے کھلوا رہے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا تھا کہ اسلام کا یہ سلامتی کا پیغام معاشی، معاشرتی اور بین الاقوامی سلامتیوں کا پیغام ہے۔

مَیں نے گزشتہ خطبہ میں اپنے گھروں میں اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کے گھروں میں اس خوبصورت پیغام کو پہنچانے کی جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں تلقین فرمائی ہے اس کا ذکر کیا تھا۔ جس سے صلح اور سلامتی کی فضا قائم کرنے اور دوسروں کو ہر قسم کے ظلموں سے محفوظ رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا تھا۔ مَیں نے جو آیت تلاوت کی ہے یہ سورۃ النساء کی آیت 37 ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے گو براہ راست نہیں لیکن احسان کے رنگ میں جن باتوں کا ذکر فرمایا ہے کہ یہ، یہ کرو۔ ان سے سلامتی کا پیغام دنیا کو پہنچتا ہے اور ہر اس طبقے کو پہنچتا ہے جس کا اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور اگر ایک انسان، ایک مسلمان، ایک مومن اس پر عمل کرے تو معاشرے میں سلامتی کی فضا قائم ہونا یقینی امر ہے۔ اس ایک آیت میں محبت، صلح اور سلامتی کا معاشرہ قائم کرنے کے لئے جو ہدایات بیان کی گئی ہیں وہ گیارہ ہدایات ہیں جن پر عمل کرکے ایک خوبصورت معاشرہ جنم لے سکتا ہے جو سلامتی کی خوشبو سے معطر معاشرہ ہوگا۔

اس میں پہلی بات جو بیان کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو، وہ بات جو اللہ تعالیٰ کے حق سے تعلق رکھتی ہے یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ فرمایا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَيْئًا، ایک مسلمان تبھی مسلمان کہلا سکتا ہے جب اسلام کے اس بنیادی مقصد کو سمجھنے والا ہو جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے۔ کیونکہ اس مقصد کو حاصل کئے بغیر اسلام کی حقیقی روح پیدا نہیں ہو سکتی، خدا تعالیٰ کی صفات کا ادراک نہیں ہو سکتا اور ایک انسان، ایک مومن صفت اَلسَّلَام سے آشنا نہ ہونے کی وجہ سے اس کی برکات سے فیضیاب نہیں ہو سکتا۔ پس اس بنیادی چیز کو ہر مسلمان مومن کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے تاکہ سلامتی کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے اس سے خود بھی فیضیاب ہو سکے اور اپنے ماحول کو بھی اس سے فیض پہنچا سکے۔ جب اس حقیقت کو سمجھ لو، جب اس مقصد کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنا لو، تو فرمایا پھر حقوق العباد کی کوشش کرو، اس کے قیام کی کوشش کرو، جس کی اس آیت میں تفصیل بیان کی گئی ہے کہ یہ نیک سلوک جو تم ایک دوسرے سے کرو گے، معاشرے کی سلامتی کی ضمانت بن جائے گا۔ پھر آخر میں جس بات کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کے حقوق سے بھی ہے اور بندوں کے حقوق سے بھی ہے۔ اب ایک ایک کرکے مَیں ان حکموں کو لیتا ہوں جو معاشرے کے ہر طبقے میں صلح، سلامتی اور پیار کی فضا پیدا کرنے اور قائم کرنے کی ضمانت دیتے ہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ حکم دیا گیا کہ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ یعنی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور احسان کا معاملہ کرو۔ اس بات کی طرف توجہ دلا دی کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے بعد تمہیں والدین کو ہر شر سے محفوظ رکھنے کے لئے کوشش کرنی چاہئے کیونکہ انہوں نے بھی تمہیں بچپن میں ہر شر سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ تمہارے والدین ہی ہیں جو تمہاری صحت و سلامتی کے لئے تکلیفیں اٹھاتے رہے۔ پس آج بڑے ہو کر تمہارا فرض بنتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو۔

ایک جگہ فرمایا اگر ان پہ بڑھاپا آ جائے تو انہیں اُف تک نہ کہو، ان کی باتیں مانو۔ ایک جگہ فرمایا کہ یہ دعا کرو کہ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا (بنی اسرائیل:25) پس یہ دعا بھی اس لئے ہے کہ تمہارے جذبات، تمہارے خیالات ان کے لئے رحم کے رہیں اور پھر یہ دوطرفہ دعائیں ایک دوسرے پر سلامتی برسانے والی ہوں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے والدین سے احسان کا سلوک کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور شکرگزار بندہ بننے کا ذکر فرمایا۔

فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا۔ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا۔ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا۔ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً۔ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ۔ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الاحقاف:16) اور ہم نے انسان کو تاکید کی، نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اُسے جنم دیا اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ 30 مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور 40 سال کا ہو گیا تو اس نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ مَیں تیری اس نعمت کا شکر ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی اصلاح کر دے، یقیناً مَیں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ یعنی حقیقی فرمانبردار مَیں تبھی بن سکتا ہوں، حقیقی اسلام میرے اندر تبھی داخل ہو سکتا ہے، سلامتی پھیلانے والا میں تبھی کہلا سکتا ہوں جب ان حکموں پر عمل کرتے ہوئے جس میں سے ایک حکم یہ ہے کہ والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ ان کے احسانوں کو یاد کر کے ان سے احسان کا سلوک کرو۔ ان نعمتوں کا شکرگزار بنو۔ جو انسان یہ دعا کرتا ہے کہ اے اللہ تُو مجھے ان نعمتوں کا شکر گزار بنا جو تُو نے مجھ پر کی ہیں، جو مجھ پر اللہ تعالیٰ نے کی ہیں میرے والدین پر کی ہیں کہ ان کی اولاد سلامتی پھیلانے والی اور نیک اعمال کرنے والی ہو اور پھر آئندہ نسل کی سلامتی اور نیکیوں پر قائم رہنے کی بھی دعا اے خدا میں تجھ سے مانگتا ہوں۔

یہاں والدین کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہاں ایسے والدین کا ذکر ہے جن کی اولاد نیکیوں میں بڑھنے والی اور نیک اعمال کرنے والی ہو۔ پس والدین کو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے اس کے حضور جھکتے ہوئے اولاد کی ایسی تربیت کرنی چاہئے جو سلامتیاں بکھیرنے والی ہو۔ جو فرمانبردار ہو ورنہ وہ ماں بھی تو تھی جس کا کان یا زبان اس کے بیٹے نے اس لئے کاٹ لی تھی کہ اگر یہ مجھے صحیح راستے پر ڈالنے والی ہوتی، مجھے سلامتی اور فساد کا فرق بتانے والی ہوتی تو آج میں ان جرموں کی وجہ سے جو میرے سے سرزد ہوتے رہے پھانسی کے تختے پر چڑھنے کی بجائے تیرے لئے رحم اور فضل کی دعا مانگ رہا ہوتا، ہر شر سے محفوظ رہنے کی دعا مانگ رہا ہوتا۔

پس والدین کو بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھنا چاہئے۔ اس آیت میں دونوں کو توجہ دلائی ہے۔ پہلے اولاد بن کر والدین کے حقوق کی ادائیگی اور ان کے لئے دعا پھر ماں باپ بن کر اولاد کی اصلاح اور نیکیوں پر قائم رہنے کے لئے دعا۔ تو یہ دعائیں ہیں جو ایک سچے عابد کو اپنے بڑوں کے بھی اور اپنے بچوں کے بھی حقوق ادا کرتے ہوئے اسے سلامتی پھیلانے والا بنائیں گی۔

پھر بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنے قریبی رشتہ داروں کا بھی خیال رکھو، ان سے بھی احسان کا سلوک کرو۔ یہ حسن سلوک ہے جس سے تمہارے معاشرے میں صلح اور سلامتی کا قیام ہوگا۔

قریبی رشتہ داروں میں تمام رحمی رشتہ دار ہیں، تمہارے والد کی طرف سے بھی اور تمہاری والدہ کی طرف سے بھی۔ پھر بیوی کے رحمی رشتہ دار ہیں۔ پھر خاوند کے رحمی رشتہ دار ہیں۔ دونوں پر یہ ذمہ داری عائد ہو گئی کہ ایک دوسرے کے رحمی رشتہ داروں کے حقوق ادا کرو، ان کی عزت کرو، ان کا احترام کرو، ان کے لئے نیک جذبات اپنے دل میں پیدا کرو۔ غرض کہ وہ تمام حقوق جو تم اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو، ان قریبی رشتہ داروں کے لئے پسند کرتے ہو جن سے تمہارے اچھے تعلقات ہیں، کیونکہ قریبی رشتہ داروں میں بھی تعلقات میں کمی بیشی ہوتی ہے بعض دفعہ قریبی رشتہ داروں میں بھی دراڑیں پڑ جاتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے قریبی رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ صرف ان سے نہیں جن سے اچھے تعلقات ہیں، جنہیں تم پسند کرتے ہو بلکہ جنہیں تم نہیں پسند کرتے، جن سے مزاج نہیں بھی ملتے ان سے بھی اچھا سلوک کرو۔ پس یہ حسن سلوک ہر قریبی رشتہ دار سے کرنا ہے جیسا کہ مَیں نے کہا کہ صرف ان سے نہیں جن سے مزاج ملتے ہیں بلکہ ہر ایک سے۔ بلکہ حکم یہ ہے کہ نہ صرف اپنے قریبی رشتہ داروں سے بلکہ مرد کے لئے اپنی بیوی اور عورت کے لئے اپنے خاوند کے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی حسن سلوک کرنے کا حکم ہے۔ یہ سلوک ہے جو اللہ کی سلامتی کے پیغام کے ساتھ سلامتی پھیلانے والا ہوگا۔

کئی جھگڑے گھروں میں اس لئے ہو رہے ہوتے ہیں کہ ایک دوسرے کے رشتہ داروں کے لئے عزت اور احترام نہیں ہوتا۔ میاں اور بیوی کے سب سے قریبی رشتہ دار اس کے والدین ہیں۔ جہاں اپنے والدین سے احسان کے سلوک کا حکم ہے وہاں میاں اور بیوی کو ایک دوسرے کے والدین سے بھی حسن سلوک کا حکم ہے۔ بعض دفعہ خاوند زیادتی کر کے بیوی کے والدین اور قریبیوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور بعض دفعہ بیویاں زیادتی کر کے خاوندوں کے والدین اور قریبی رشتہ داروں کو برا بھلا کہہ رہی ہوتی ہیں۔ تو احمدی معاشرے میں جس کو اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ہے کہ سلامتی پھیلاؤ، اس میں یہ باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ اس کے بعد کہ ہم نے زمانے کے امام کو مان لیا، اس کے بعد کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اعلیٰ اخلاق پر قائم رہنے کے طریقے بھی سکھا دیئے۔ یہ بھی بتا دیا کہ میرے سے تعلق رکھنا ہے تو اُن اعلیٰ اخلاق کو اپناؤ جن کا اللہ اور اس کا رسول حکم دیتا ہے، ہمیں سوچنا چاہئے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے بعد جبکہ ہمیں مخالفتوں کا سامنا اس لئے ہو رہا ہے کہ تم نے کیوں اس شخص کو مانا جو کہتا ہے کہ مَیں مسیح موعود نبی اللہ ہوں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد بعض لوگوں کو اپنے رشتہ داروں سے بھی بڑی تکلیف اٹھانی پڑی۔ اپنوں نے بھی رشتے توڑ دیئے۔ باپوں نے اپنے بچوں پر سختیاں کیں اور گھروں سے نکال دیا۔ اس لئے نکال دیا کہ تم نے احمدیت کیوں قبول کی۔ تو اس صورتحال میں ایک احمدی کو کس قدر اپنے رشتوں کا پاس کرنا چاہئے۔ ہر ایک کو یہ سوچنا چاہئے کہ اُس شخص سے منسوب ہونے کے بعد جس کا نام خدا تعالیٰ نے سلامتی کا شہزادہ رکھا ہے ہمیں کس قدر سلامتی پھیلانے والا اور رشتوں کو مضبوط کرنے کی کوشش کرنے والا ہونا چاہئے۔

پس ہر احمدی کو اپنے اندر یہ احساس پیدا کرنا چاہئے کہ ہم سلامتی کے شہزادے کے نام پر بٹہ لگانے والے نہ ہوں۔ اگر ہم اپنے رشتوں کا پاس کرنے والے، ان سے احسان کا سلوک کرنے والے، ان کو دعائیں دینے والے، اور ان سے دعائیں لینے والے نہ ہوں گے تو ان لوگوں سے کس طرح احسان کا سلوک کر سکتے ہیں، ان لوگوں سے کس طرح احسان کا تعلق بڑھا سکتے ہیں، ان لوگوں کا کس طرح خیال رکھ سکتے ہیں جن سے رحمی رشتے بھی نہیں ہیں۔

بعض عہدیداروں کے بارے میں بھی شکایات ہوتی ہیں کہ بیوی بچوں سے اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ پہلے بھی مَیں ذکر کر چکا ہوں، اس ظلم کی اطلاعیں بعض دفعہ اس کثرت سے آتی ہیں کہ طبیعت بے چین ہو جاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا انقلاب پیدا کرنے آئے تھے اور بعض لوگ آپؑ کی طرف منسوب ہو کر بلکہ جماعتی خدمات ادا کرنے کے باوجود، بعض خدمات ادا کرنے میں بڑے پیش پیش ہوتے ہیں اس کے باوجود، کس کس طرح اپنے گھر والوں پر ظلم روا رکھے ہوئے ہیں۔ اللہ رحم کرے اور ان لوگوں کو عقل دے۔ ایسے لوگ جب حد سے بڑھ جاتے ہیں اور خلیفۂ وقت کے علم میں بات آتی ہے تو پھر انہیں خدمات سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔ پھر شور مچاتے ہیں کہ ہمیں خدمات سے محروم کر دیا تو یہ پہلے سوچنا چاہئے کہ ایک عہدیدار کی حیثیت سے ہمیں احکام قرآنی پر کس قدر عمل کرنے والا ہونا چاہئے۔ سلامتی پھیلانے کے لئے ہمیں کس قدر کوشش کرنی چاہئے۔

پھر اسی آیت میں ایک یہ حکم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یتیموں سے بھی احسان کا سلوک کرو کیونکہ یہ معاشرے کا کمزور طبقہ ہے پھر فرمایا مسکینوں سے بھی حسن سلوک کرو۔ یہ دونوں طبقے یعنی یتیم اور مسکین معاشرے کے کمزور ترین طبقے ہیں ان کا کوئی مددگار نہیں ہوتا۔ اگر ان پر ظلم ہو رہا ہے تو ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانے والا نہیں ہوتا اور پھر بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ یہ کمزور طبقے ردّعمل کے طور پر پھر فساد کی وجہ بنتے ہیں۔ اور فساد کی وجہ اس طرح ہے کہ پہلے چھوٹی چھوٹی باتوں اور برائیوں میں ملوث ہوتے ہیں اپنے حقوق حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔ پھر مفاد اٹھانے والے گروہ ان لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ معاشرے کے خلاف ان کے ذہنوں میں زہر بھرتے ہیں۔ ایسا مایوس طبقہ جس کے حقوق ردّ کئے گئے ہوں، پھر یہ جائز سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی وہ اپنا حق لینے کے لئے کر رہا ہے، وہ جو مرضی چاہے حرکتیں کر رہا ہو وہ ٹھیک کر رہا ہے۔ اس کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اس کے یہ ہمدرد ہی اس کے خیر خواہ ہیں جو حقیقت میں اس کو معاشرے میں فساد پھیلانے کے لئے استعمال کر رہے ہوتے ہیں۔ غریب ملکوں میں اگر جائزہ لیں تو ایسے یتیم جن کے خاندانوں نے، ان کے عزیزوں نے ان کا خیال نہیں رکھا یا اس حیثیت میں نہیں کہ خیال رکھ سکیں خود بھی غربت نے انہیں پیسا ہوا ہے ایسے محروم بچے پھر تربیت کے فقدان کی وجہ سے بلکہ مکمل طور پر جہالت میں پڑ جانے کی وجہ سے تعمیری کام نہیں کر سکتے اور پھر ان لوگوں کے ہاتھ میں چڑھ جاتے ہیں جو ان سے ناجائز کام کرواتے ہیں۔

اسی طرح ایسے لوگ جو کثیر العیال ہوں جن کی اولادیں بہت زیادہ ہیں، بچے زیادہ ہوتے ہیں، ان کی پرورش نہیں کر سکتے، وہ اپنے بچوں کو، مثلاً مَیں نے پاکستان میں دیکھا ہے۔ مدرسوں کے سپرد کر

دیتے ہیں، بیشمار بچے جو مدرسوں میں ہیں وہ غریبوں کے بچے ہیں۔ گو وہاں بظاہر ان کی دینی تعلیم ہو رہی ہوتی ہے لیکن ایک بڑی تعداد مذہب کے نام پر ہڑتالوں، فسادوں اور بعض دفعہ خودکش حملوں کے لئے تیار ہو رہی ہوتی ہے۔ جہاد کے نام پر، جہاد کے غلط تصور سے ان کی برین واشنگ (Brain Washing) کی جارہی ہوتی ہے۔ اگر ایسے بہت سے یتیموں کو، غریب لوگوں کو سنبھالا گیا ہوتا، ان کے معاشی مسائل نہ ہوتے، پڑھنے کے مواقع میسر ہوتے تو بڑی تعداد اس قسم کے فتنے اور فساد کے کاموں سے بچ جاتی۔

ایک دفعہ مَیں بھیرہ کے علاقے میں گیا، بھیرہ سے نکل کر ہم دیہاتوں میں شکار کے لئے گئے تھے تو کچھ لڑکے وہاں آ گئے اور وہ مدرسے کے لڑکے تھے۔ ان سے باتیں شروع ہو گئیں۔ مَیں نے پوچھا کیا کچھ پڑھتے ہو، کیا کچھ کرتے ہو؟ تو انہوں نے پڑھائی کی باتیں کم بتائیں، یہ بتایا کہ ہم یہاں ہینڈ گرنیڈ بھی بناتے ہیں، ہم یہاں اپنے کارتوس بھی بھرتے ہیں بلکہ بندوقیں بنانے کی ہمیں ٹریننگ دی جاتی ہے۔ تو یہ حال ہے۔ ماں باپ ان کو دینی تربیت کے لئے بھیجتے ہیں اور وہاں جا کر ان غریب بچوں کو جو تربیت دی جارہی ہوتی ہے وہ ایسی کہ بعد میں ان کو جہاد کے نام پر غلط طور پر شدّت پسندی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، فساد پھیلانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ ماں باپ بیچارے اس امید پر بیٹھے ہیں کہ کم از کم دینی علم حاصل ہو جائے گا، ہمارا بچہ بچ جائے گا لیکن یہ پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کن ہاتھوں میں ہے جو اپنے مفاد کے لئے ان بچوں سے مذہب کے نام پر خون کروانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ پس اس فساد سے بچنے کے لئے یہ معاشرے کا کام ہے اور وقت کی حکومت کا کام ہے کہ ایسے طبقے کو سنبھالیں، انہیں دھتکارنے کی بجائے انہیں سینہ سے لگائیں۔ ان کو جذباتی چوٹیں پہنچانے کی بجائے زیادہ بڑھ کر ان کے جذبات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ یہ کمزور طبقہ جذباتی طور پر بہت حساس ہوتا ہے۔ معاشرے کو اس کے جذبات کو تعمیری رخ دینے کی کوشش کرنی چاہئے اور یہ بات اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ان سے انتہائی احسان کا سلوک نہ کیا جائے اور یہ بات جہاں معاشرے میں محروم طبقے کو عزت دلوانے والی ہوگی وہاں معاشرے کے امن اور سلامتی کی بھی ضامن ہو جائے گی اور پھر یتیموں کی خبر گیری کرنے والے، مسکینوں کا خیال رکھنے والے اللہ تعالیٰ کے پیار کے بھی مورد بنتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مَیں اور یتیم کی دیکھ بھال کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے جس طرح دو انگلیاں (اپنی دو انگلیاں کھڑی کر کے ملا کر بتایا کہ اس طرح) یعنی ایسا شخص میرے قریب ہوگا۔

(ابن ماجه ابواب الادب۔ باب حق اليتيم)

پھر ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کی پرورش کی جائے۔ (ابن ماجه ابواب الادب۔ باب حق اليتيم)

ایک روایت میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ غریبوں اور مسکینوں کو جو بعض لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے لئے بڑی فکر والی بات ہے۔ (مسلم كتاب البر والصلة۔ بات تحريم ظلم المسلم وخذله)

مَیں ضمناً یہاں یہ ذکر کر دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتیموں کی خبر گیری کا نظام ہے، پاکستان میں بھی ایک کمیٹی بنی ہوئی ہے جو باقاعدہ جائزہ لے کر ان کی تعلیم کا، ان کے رہن سہن کا مکمل خیال رکھتی ہے اور اسی طرح دوسرے ممالک میں بھی، خاص طور پر افریقن ممالک میں بھی اللہ کے فضل سے کوشش کی جاتی ہے کہ ان کی ضروریات پوری کی جائیں۔ اس کے لئے یتامیٰ کی خبر گیری کے لئے ایک فنڈ ہے، اس میں بھی احباب جماعت کو دل کھول کر مدد کرنی چاہئے تا کہ زیادہ سے زیادہ یتیموں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔

اسی طرح غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مریم فنڈ کی تحریک کی تھی۔ شروع میں تو اس طرف بہت توجہ تھی اور جماعت نے بھرپور حصہ لیا، بچیوں کی شادیوں میں کوئی روک نہیں تھی۔ اب بھی اللہ کے فضل سے کوئی روک تو نہیں ہے لیکن جس کثرت سے، جس شوق سے جماعت کے افراد اس میں حصہ لے رہے تھے اور چندہ دیتے تھے، رقمیں آ رہی تھیں اس طرح اب نہیں آ رہیں۔ تو اس طرف بھی جماعت کو اور خاص طور پر مخیّر حضرات کو توجہ کرنی چاہئے۔ یہ یتیموں، غریبوں اور مسکینوں سے حسن سلوک ہے جو یقیناً ان حسن سلوک کرنے والوں کے لئے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اس دارالسلام کی خوشخبری دیتے ہیں کہ انہوں نے چند لوگوں کی بہتری اور سلامتی کے لئے کوشش کی، ان کی تکلیفوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا جو کمزوروں پر رحم کرے، ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔ (ترمذی۔ صفة القيامة)

پھر معاشرے کی سلامتی، صلح اور محبت کی فضا پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا کہ ہمسایوں سے اچھا سلوک کرو۔ اور صرف رشتہ دار ہمسایوں سے اچھا سلوک نہیں کرنا کہ اس میں 100 فیصد بے نفسی اور صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے حسن سلوک نظر نہیں آتا بلکہ غیر رشتہ داروں سے بھی کرنا ہے۔ یعنی رشتہ داروں سے حسن سلوک میں تو پسند اور ناپسند کا سوال آ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا حقیقی بندہ جو اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتا ہے اس کا تو تب پتہ لگے گا کہ غیروں سے بھی حسن سلوک کرو۔ جو غیر رشتہ دار ہمسائے ہیں ان سے بھی حسن سلوک کرو۔ ہمسایوں کے حقوق کا خیال رکھنے کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس قدر تلقین کی گئی، اس قدر تواتر سے آنحضرت ﷺ کو اس طرف توجہ دلائی گئی کہ آپؐ نے فرمایا کہ مجھے خیال ہوا کہ شاید اب ہمسائے ہماری وراثت میں بھی حصہ دار بن جائیں گے۔ تو ہمسائے کی یہ اہمیت، یہ احساس دلانے کے لئے ہے کہ اس کا خیال رکھنا، اس سے حسن سلوک کرنا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا بہت اہم ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہمسائے ہیں جو گھر کی چار دیواری سے باہر قریب ترین لوگ ہیں۔ اگر یہ ایک دوسرے سے حسن سلوک نہ کریں، ایک دوسرے کے لئے تکلیف کا باعث بنیں، تو جس گلی میں یہ گھر ہوں گے جہاں حسن سلوک نہیں ہو رہا ہوگا تو وہ گلی ہی فساد کی جڑ بن جائے گی۔ اس گلی میں پھر سلامتی کی خوشبو نہیں پھیل سکتی۔ گھر سے باہر نکلتے ہی سب سے زیادہ آمنا سامنا ہمسایوں سے ہوتا ہے۔ ان کو اگر دل کی گہرائیوں سے سلامتی کا پیغام پہنچائیں گے تو وہ بھی آپ کے لئے سلامتی بن جائیں گے۔

ان مغربی ممالک میں عموماً ہر کوئی اپنے میں مگن رہتا ہے ان لوگوں کی ایک زندگی بن گئی ہے کہ اپنا گھر یا اپنے بہت قریبی۔ ہمسائے کا وہ تصور یہاں ہے ہی نہیں جو اسلام نے ہمیں سکھایا ہے۔ یہی اسلام کی خوبی ہے کہ ہر بظاہر چھوٹی سے چھوٹی بات کی طرف بھی توجہ دلا دی اور پھر اس کے نتیجے کے طور پر بڑی بڑی جنتوں کی خبریں دیں تا کہ ہر طرح سے معاشرے میں سلامتی پھیلانے کے لئے ہر مومن کوشش کرے۔ تو جب ان لوگوں سے سلامتی کا پیغام پہنچاتے ہوئے ہم تعلق رکھیں گے، جب ان لوگوں کو یہ پتہ چلے گا کہ یہ لوگ بے غرض ہو کر ان سے تعلق رکھ رہے ہیں، ان کے یہ تعلق ہماری ہمدردی کے لئے ہیں، تو یہ لوگ خوش بھی ہوتے ہیں اور حیران بھی ہوتے ہیں کیونکہ اس کی ان کو عادت نہیں ہے۔ ان باتوں کا، اس خوشی کے اظہار کا، ان کی باتوں اور خیالات سے بڑا واضح پتہ لگ رہا ہوتا ہے۔ اس تعلق کو بڑھانے کی وجہ سے فطرت کی جو آواز ہے۔ اگر نیک فطرت ہے تو فطرت تو ہر ایک سے یہ چاہتی ہے کہ نیکی کا سلوک ہو۔ فطرت کی وہ آواز ان کے اندر بھی انگڑائی لیتی ہے۔ وہ بھی اس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ ہمارے ہمسائے ہمارے سے نیک تعلق کی وجہ سے رابطہ رکھ رہے ہیں۔ کوئی مفاد یا ذاتی منفعت حاصل کرنا ان کا مقصد نہیں ہے۔ اِلّا ماشاءاللہ اکثریت اس بات پر خوش ہوتی ہے۔

جب سے مَیں نے ان مغربی ممالک کے رہنے والوں کو خاص طور پر ہمسایوں سے اچھے تعلق رکھنے کی طرف توجہ دلائی تھی، بعض جگہ سے بہت خوش کن رپورٹس آئی ہیں۔ وہی لوگ جو پاکستانی یا ایشین مسلمان ہمسایوں سے خوفزدہ تھے جب ان کے یہ تعلق بڑھنے شروع ہوئے، عید، بقرعید پر، ان کے تہواروں پر، جب تحفے ان کی طرف جانے شروع ہوئے تو اس کی وجہ سے ان میں نرمی پیدا ہونی شروع ہو گئی، ان کے خوف بھی دور ہوئے۔ وہی لوگ جو اسلام کو شدت پسند اور امن برباد کرنے والا مذہب سمجھتے تھے اسلام کی سلامتی کی تعلیم سے متاثر ہو رہے ہیں۔ مسجد فضل کے حلقے میں بھی دو سال سے ہمسایوں کو بلا کر ان کی دعوت وغیرہ کی جاتی ہے۔ علاوہ اس ذاتی تعلق کے جو لوگ اپنے طور پر گھروں میں بھی کرتے ہوں گے۔ اس سال بھی جو انہوں نے فنکشن کیا تھا مَیں اس میں شامل ہوا تھا تو مَیں نے ہمسایوں کے تعلق میں جب ان کے سامنے اسلامی تعلیم پیش کی تو سب نے حیرت اور خوشی سے اس کو سنا اور اس کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا اور اب تک بھی مختلف حوالوں سے مختلف موقعوں پر ان ہمسایوں کے مجھے خطوط آتے رہتے ہیں، کارڈز بھی آتے رہتے ہیں۔ تو سب ہمسایوں سے حسن سلوک جہاں سلامتی کی ضمانت ہے وہاں اس سے تبلیغ کا بھی بہترین راستہ کھل جاتا ہے۔

اگر ان لوگوں میں مذہب سے دلچسپی نہیں ہے تو کم از کم ایسے لوگوں کے ذہنوں سے اسلام کے خلاف جو زہر بھرا گیا ہے وہ نکل جاتا ہے۔ اگر ہمسائیگی کی وسعت ذہن میں ہو تو پوری دنیا میں سلامتی اور صلح کی بنیاد پڑ سکتی ہے۔ دنیا سے فساد دُور ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہمسائیگی تو 100 کوس تک بھی ہوتی ہے۔ پس آج جبکہ احمدی دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں ہیں۔ بعض علاقوں میں شاید تھوڑے ہیں یا زیادہ ہیں۔ اپنے اردگرد کے 100-100 میل کے علاقے کو بھی اپنی سلامتی کے پیغام سے معطر کر دیں تو دنیا کے ایک وسیع حصے میں اسلام کے بارے میں جو غلط فہمیاں ہیں، اس کے خلاف جو پُرتشدّد اور ظلم کرنے والا ہونے کا الزام لگایا جاتا ہے وہ سب داغ دُھل سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو اس عہد کی کوتاہی کر

رہے ہوں گے جو ہم نے اس زمانے کے امام سے باندھا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارے پیار محبت کے تعلقات جس سے تمہارے حقیقی مسلمان ہونے کا پتہ چلے، مزید وسیع ہونے چاہئیں، اَور وسیع ہونے چاہئیں۔ کیونکہ تمہارے تعلقات کی جتنی وسعت ہو گی یا وسعت ہوتی جائے گی۔ پُر امن اور سلامتی بکھیرنے والا معاشرہ اتنا وسیع ہوتا چلا جائے گا۔ کس حد تک وسعت دینی ہے؟ سارے معاشرے کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ ایک تو ہمسائیگی نے اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ تمہارے ہم جلیس جو مجلسوں میں تمہارے ساتھ ہیں جو تمہارے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ دفتروں میں تمہارے ساتھ ہیں، کاروباری جگہوں پر تمہارے ساتھ ہیں، تم سے ان سب کے ساتھ احسان کی توقع کی جاتی ہے۔ پھر میٹنگز ہیں، اجلاس ہیں، آپس کے معاشرے میں بھی جلسے ہیں تو یہاں بھی پیار اور محبت اور احسان کا سلوک کرنے کا حکم ہے۔ اب اگر اتنا وسیع معاشرہ ہے اور معاشرے کے حقوق کا اسلام نے حکم دیا ہے کہ اگر انسان تصور کرے تو کوئی باہر رہ ہی نہیں جاتا اور یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ دل میں کسی بھی شخص کے خلاف کسی بھی قسم کی قبض ہو بلکہ کُھلے دل سے ہر ایک کو انسان سلامتی کا تحفہ بھیج رہا ہوگا، کوئی دل میں رنجش رہ ہی نہیں سکتی۔

بعض دفعہ اجتماعوں پر جلسوں پر بعض بدمزگیاں ہو جاتی ہیں اور پھر جلسہ بھی آ رہا ہے اور اجتماعات بھی آ رہے ہیں۔ تو اگر یہ سوچ ہو کہ میرے سے ان سب کے لئے احسان کے جذبات کے سوا کسی قسم کا کوئی اور اظہار نہیں ہونا چاہئے تو یہی چیز ہے جو معاشرے میں سلامتی پھیلانے والی ہو جائے گی اور حسن سلوک سے لوگ ایک دوسرے سے اچھے تعلقات بنانے والے ہو جائیں گے۔

پھر معاشرے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سلامتی کے پیغام کو دوسروں تک پہنچاؤ۔ جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ اپنوں میں بھی اور غیروں میں بھی سلام کو رواج دو۔ جب کوئی مسلمان کسی کو سلام کرے تو مسلمان کے لئے یہ حکم ہے کہ اس کو پہلے سے بڑھ کر سلامتی لوٹاؤ۔ ایسی سلامتی جب ایک مسلمان معاشرے میں، جب ایک احمدی معاشرے میں لوٹائی جا رہی ہوگی تو ہر قسم کے جھگڑوں اور فسادوں اور لڑائیوں اور رنجشوں کی بیخ کنی ہو جائے گی، وہ ختم ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ احسان کا جواب احسان سے دو اور سلام کے بارے میں بھی آیا ہے کہ سلام کرو تو احسن رنگ میں اس کو لوٹاؤ۔ تحفے کے بارے میں آیا ہے کہ اگر کوئی تمہیں تحفہ دے تو بہترین رنگ میں اس کو لوٹاؤ یا کم از کم ویسا ہی اس کو لوٹا دو۔

ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک شخص آیا جس نے آنحضرت ﷺ کو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا اور بیٹھ گیا۔ آنحضور ﷺ نے جواب دیا وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہ، پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہ۔ آپؐ نے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَام وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، تیسرا شخص آیا اس نے کہا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ آپؐ نے فرمایا وَعَلَیْکُمُ السَّلَام یا شاید وَعَلَیْکُم اس پر ایک قریب بیٹھے ہوئے صحابی نے پوچھا کہ باقی دو کو تو آپ نے دعائیہ کلمات کہے اور بڑا اچھا جواب دیا۔ اس کو صرف وَعَلَیْکُم کہا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ انہوں نے جتنا سلام کیا تھا اس میں گنجائش تھی کہ بہتر کر کے لوٹا سکتا، اس لئے ان کو مَیں بہتر کر کے سلام واپس کرتا رہا ہوں۔ اس شخص نے بہترین دعائیہ کلمات کہے اس کے علاوہ کچھ اور جواب بنتا نہیں تھا تو مَیں نے کم از کم اس حکم کے تحت کہ وہی چیز لوٹا دو مَیں نے وَعَلَیْکُم کہہ کر اسی طرح کا اس کو سلام واپس کر دیا۔ تو یہ ہے سلامتی پہنچانے کے طریقے اور آنحضرت ﷺ کا اسوہ۔

پھر فرمایا کہ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ سے مراد یہ بھی ہے کہ ساتھ کام کرنے والے، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہہ دیا ہے۔ ماتحتی میں کام کرنے والے ہیں، افسران بالا ہیں۔ ان سب کے لئے نیک جذبات ہونے چاہئیں۔ ان سب کو سلامتی کا پیغام پہنچانا چاہئے۔

پھر فرمایا کہ مسافروں سے بھی یہ سلوک کرو۔ سفر میں جو ایک تھوڑے سے عرصہ کے لئے ساتھ ہوتا ہے۔ اس میں بھی تمہارے اندر حسن واحسان کی تصویر نظر آنی چاہئے تا کہ یہ معمولی وقتی تعلق بھی کوئی بد اثر نہ چھوڑے۔ تو خدا تعالیٰ کی اپنے بندے سے یہ توقعات ہیں کہ معمولی سا بھی کوئی ایسا موقع پیدا نہ ہو جو معاشرے میں فساد یا جھگڑے کا باعث بنے۔

پھر فرمایا ان سے بھی یہ نیک سلوک ہو جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں، تمہارے ماتحت ہیں، تمہارے ملازم ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ سب جاندار جو تمہارے قبضے میں ہیں ان سے احسان کا سلوک کرو۔ تو یہ ہے کمزور طبقے کی، غلاموں کی عزت قائم کرنے کا اسلامی حکم کہ جن کو تم اپنا غلام سمجھتے ہو جو تمہارے ملازم ہیں ان سے بھی سختی اور ظلم نہ کرو۔ حکم یہ ہے کہ ان سے بھی کوئی ایسا کام نہ لو جو ان کی طاقت سے باہر ہو۔ اگر کوئی ایسا مشکل کام ہو تو پھر ان کا ہاتھ بٹاؤ تو یہ وہ اصول ہیں جن سے معاشرہ صلح جو اور سلامتی پھیلانے والا بن سکتا ہے۔ یہی اصول ہے کہ ہر وقت ذہن میں ہو کہ مَیں نے احسان کرنا ہے جس سے محبتیں جنم لیتی ہیں۔ جس سے ملازم بھی مالک کے لئے قربانیاں کرنے والے ہوتے ہیں۔ ورنہ ملازم سے بھی اگر اس کی طاقت سے بڑھ کر کام لیا جائے تو پھر یہ ان لوگوں کے دلوں میں نفرتوں کے بیج بوتے ہیں جو آخر کار سلامتی کی بجائے فساد پر منتج ہوتے ہیں۔

اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا یعنی اللہ تعالیٰ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر اور شیخی بگھارنے والا ہو۔ جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ یہ آخری حکم دے کر یا اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ان باتوں پر عمل نہیں کرتا وہ متکبر ہے نہ وہ اللہ کا سچا عابد بن سکتا ہے اور پھر اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کو بھی قبول نہیں کرتا۔ تمام انبیاء کی تاریخ ہمیں یہی بتاتی ہے۔ بلکہ اس تکبر کی وجہ سے شیطان کے پیچھے چلنے والا ہوتا ہے کیونکہ شیطان نے تکبر کی وجہ سے ہی انکار کیا تھا۔

تو اس زمانے میں بھی دیکھ لیں، یہ ان لوگوں کا تکبر ہی ہے جو انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے سے روک رہا ہے یا اس راستے میں روک بنا ہوا ہے اور یہی تکبر ہے جو حقوق العباد ادا کرنے میں روک بنتا ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔ یہ لوگ جو تکبر کرنے والے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار فرما چکا ہے اس لئے یہ لاکھ سلامتی کے دعوے کریں اور اس کے لئے کوشش کریں یہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ انہوں نے اس تکبر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے امام کا انکار کیا اور اس وجہ سے اس سلامتی سے محروم ہو گئے ہیں جس کا آنا صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ سلامتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے تکبر کا سلوک کرو گے، ان کا انکار کرو گے تو سلامتی سے بھی محروم ہو جاؤ گے۔ پس ہماری خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس لئے ہمیں ان باتوں پر غور کرتے ہوئے حقیقی عابد اور صحیح رنگ میں نیک اعمال بجالانے کی کوشش کرنے والا بننا چاہئے۔ ورنہ یہ نہ ہو کہ ہم میں سے کوئی اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کی لپیٹ میں آ جائے اور پھر ان نعمتوں سے محروم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے ایک مومن کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان بشارتوں سے محروم ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے مومن بندے کو دی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ اگر ماضی میں کوئی کمیاں، کوتاہیاں ہوگئی ہیں تو خدا تعالیٰ کی رحمت طلب کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم ہے۔ اللہ فرماتا ہے کہ غلطی سے اگر تم کوئی کام کرتے ہو تو مَیں معاف کرنے والا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت طلب کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کا سلامتی کا پیغام ہمیں پہنچے اور ہم اس کی بخشش کی لپیٹ میں آ جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”مومن حسین ہوتا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت انسان کو معمولی اور ہلکا سا زیور بھی پہنا دیا جائے تو وہ اسے زیادہ خوبصورت بنا دیتا ہے اگر وہ بدعمل ہے تو پھر کچھ بھی نہیں۔ انسان کے اندر جب حقیقی ایمان پیدا ہو جاتا ہے تو اس کو اعمال میں ایک خاص لذت آتی ہے اور اس کی معرفت کی آنکھ کھل جاتی ہے۔ وہ اس طرح نماز پڑھتا ہے جس طرح نماز پڑھنے کا حق ہوتا ہے۔ گناہوں سے اسے بیزاری پیدا ہو جاتی ہے۔ ناپاک مجلس سے نفرت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور رسول کی عظمت اور جلال کے اظہار کے لئے اپنے دل میں ایک خاص جوش اور تڑپ پاتا ہے۔ ایسا ایمان اسے حضرت مسیحؑ کی طرح صلیب پر چڑھ جانے سے بھی نہیں روکتا۔ وہ خدا تعالیٰ کے لئے اور صرف خدا تعالیٰ کے لئے حضرت ابراہیمؑ کی طرح آگ میں بھی پڑ جانے سے راضی ہوتا ہے۔ جب وہ اپنی رضا کو رضائے الٰہی کے ماتحت کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ جو عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ہے اس کا محافظ اور نگران ہو جاتا ہے اور اسے صلیب پر سے بھی زندہ اتار لیتا ہے اور آگ میں سے بھی صحیح وسلامت نکال لیتا ہے۔ مگر ان عجائبات کو وہی لوگ دیکھا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 249 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل الایمان بنائے اور ہمیشہ ہم پر اپنی پسندیدگی کی نظر ڈالتے ہوئے ہمیں ہر آگ سے سلامت نکالتا رہے اور ہم ہر دم اس کی رحمت اور بخشش اور فضل کے نظارے دیکھتے رہیں۔

یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا ہے

آج جبکہ ہم خلافت کے سوویں سال میں سے گزر رہے ہیں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اُتر رہے ہیں؟ پس قرآن کو پڑھیں سمجھیں اور اس پر عمل کریں خدا سے تعلق جوڑنے کیلئے یہ بہت ضروری ہے اس طرف ہر احمدی کو توجہ کرنی چاہئے

خلاصہ افتتاحی خطاب سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27 جولائی 2007 بر موقع جلسہ سالانہ بمقام حدیقۃ المہدی

برطانیہ کے 42 ویں جلسہ سالانہ کے پہلے روز 27/جولائی 2007 کو افتتاحی خطاب سے قبل سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک 9 بجے رات لوائے احمدیہ لہرایا اس کے بعد فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دیگر اسلامی نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور نے دعا کرائی اور پھر جلسہ گاہ کے سٹیج پر کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب نے پیش کی اور ترجمہ سنایا اس کے بعد مکرم محمد عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا

......☆......نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افتتاحی خطاب کیلئے ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج میں آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے 1907ء کے جلسہ سالانہ کی تقریر کے بعض مضامین خلاصۃً پیش کروں گا وہ آج بھی وقت کی اہم ضرورت ہیں بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود و مہدی معہود جو اس دنیا میں حکم و عدل بن کر تشریف لائے تھے ان کی قرآن، اسلام، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کی تشریح اور بیان ہے جو تا قیامت تک مومن بندے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرب بننے اور قرآنی تعلیم کا فہم و ادراک بخشنے والی اور خدا کی پہچان عطا کرنے والی تشریح ہے اور یہ سب کچھ آپ کی ذات سے نہیں بلکہ یہ انعام آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں نصیب ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

”جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جواں مرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔“

سو آخری وصیت یہ ہے کہ جو شخص میری پیروی کرے گا وہ زندہ خدا کو پائے گا۔ اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رتبہ کی شناخت اور خدا کی پہچان حاصل ہوگا پھر فرمایا یہ عاجز محض اسلئے بھیجا گیا ہے تاکہ یہ پیغام دنیا کو پہنچا دے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے ہمیں اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کی حقیقی پہچان کروائی ہے۔ خدا تعالیٰ کی تائیدات آپ کے ساتھ تھیں۔ آج کوئی نہیں جو آپ سے بڑھ کر یہ کام انجام دے سکے پھر آپ اپنی آمد کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ یہ عاجز اس لئے بھیجا گیا ہے تا کہ قرآنی احکام دنیا میں بیان کر دیوے۔ فرمایا جو شخص میرے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کی معرفت کا جام پئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا۔ پھر فرمایا جو حکمت میرے منہ سے نکلتی ہے اگر کوئی اور بیان کر سکے تو سمجھو کہ میں خدا کیطرف سے نہیں آیا۔ اور اگر کسی کے پاس یہ حکمت نہیں تو پھر تمہارے پاس میرے انکار کا کیا جواز ہے؟۔ پھر فرمایا اے مسلمانو اگر تم سچے دل سے خدا اور اس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آ گیا یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے جس کی بناء اس نے رکھی ہے سو شکر کرو اور خوشی سے اُچھلو کہ آج تمہاری خوش قسمتی کا دن آ گیا۔

حضور نے فرمایا پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ کے دین کی نصرت کیلئے جو مسیح بھیجا گیا تھا ہم اس کے ماننے والے اور اس کی تصدیق کرنے والے ہیں مگر یہ تصدیق اس وقت صحیح ہوگی جب ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہوں گے تبھی ہم اس مسیح و مہدی کے ساتھ حقیقی تعلق جوڑنے والے کہلا سکیں گے۔

حضور پُر نُور نے فرمایا: آپؑ ہم سے کیا چاہتے تھے اس کا بیان میں آپؑ کی تقریر ہی سے کروں گا۔ ہر احمدی کو خیال رکھنا چاہئے کہ ان باتوں پر عمل کرے یہی پاک تبدیلیاں خدا کا قرب دلانے والی ہونگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں دیکھو اول اللہ جل شانہ کا شکر ہے کہ آپ صاحبوں کے دل کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اس بات کے کہ ہزاروں مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب میں لگے رہے اور ہمیں دجال اور کافر کہتے رہے۔ آپ کو ہمارے سلسلہ میں داخل ہونے کا موقعہ دیا یہ بھی اللہ جل شانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفوں کی دن رات کی سر توڑ کوششوں کے یہ جماعت بڑھتی جاتی ہے۔ میرے خیال میں اس وقت ہماری جماعت 4 لاکھ سے زیادہ ہوگی۔ اور یہ ایک بڑا معجزہ ہے ہمارے مخالف اس سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ اس کو بڑھا رہا ہے۔ جانتے ہو اس میں کیا حکمت ہے؟۔ حکمت یہ ہے کہ یہ سلسلہ خدا کی طرف سے ہے اور جو خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے۔ فرمایا خواہ کوئی کتنی ہی کوشش کرے جس کو خدا بڑھانا چاہتا ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا اگر غور کریں تو دل خدا کے شکر کے جذبات سے بھر جاتے ہیں کہ باوجود شدید مخالفت کے خدا کس طرح اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے۔ حضور نے فرمایا آج سو سال کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر اللہ جل شانہ کی شکر گزاری کر رہے ہیں تو اپنے باپ دادوں کو بھی دعا میں یاد رکھیں جنکی وجہ سے آج ہم کو اس الٰہی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی جنہوں نے مخالفتیں برداشت کیں، ماریں کھائیں، شہید ہوئے لیکن یہ سب دیکھکر ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی۔ فرمایا آج بھی یہ مخالفتیں جاری ہیں جن کو نئے ماننے والے برداشت کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1907 میں فرمایا تھا کہ آپ کی جماعت کی تعداد 4 لاکھ سے بھی زیادہ ہوگی۔ آج سو سال بعد آپ کے ماننے والے نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا کے 185 سے زائد ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں اور آپ کے ماننے والوں کی تعداد لاکھوں میں نہیں بلکہ کروڑوں میں پہنچ چکی ہے۔ اور آج اس جلسہ میں مختلف ملکوں سے شامل ہونے والے نمائندگان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگوں کے سلسلہ میں داخل ہونے کی پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہیں۔ یہ وہ پیشگوئی ہے جو آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت عطا ہوئی جبکہ آپ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا اور قادیان دنیا کی نظر سے اوجھل تھا اس وقت اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامًا فرمایا کہ اگرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجھ پر آنے والا ہے کہ تو تنہا نہیں رہے گا فوج در فوج لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے اور فرمایا کہ وہ لوگ تحفے تحائف اور ہزاروں روپے تیرے لئے لیکر آئیں گے۔ پھر فرمایا کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئے گی اس کثرت کو دیکھکر گھبرانہ جانا اور ان کے ساتھ کج خلقی سے پیش نہ آنا۔ دیکھو کتنا بڑا معجزہ ہے کہ سب مخالف اپنا زور لگا لیں اور جو کچھ کر سکتے ہیں کر گزریں لیکن خدا کے ارادے کو وہ ناکام نہیں کر سکیں گے۔ آپ پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے الزامات لگائے گئے قتل کے منصوبے کئے گئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب سے آپ کو محفوظ رکھا۔

آپ پر ایک الزام یہ تھا کہ یہ انگریزوں کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے اور انگریزوں نے آپ کو جہاد کے خلاف آواز اٹھانے کے لئے کھڑا کیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کی سچائی کیلئے جس طرح اس جریُ اللہ نے آواز بلند کی اس کی کوئی مثال نہیں ملتی ہاں آپ نے اللہ کے حکم سے اعلان فرمایا تھا کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے اور نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد جاری ہے۔ چنانچہ آپ پر انگریزوں کی پشت پناہی کرنے والے مولوی اور مسلم سربراہان حکومت آج جہاد کے متعلق وہی نظریہ پیش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے سو سال قبل پیش فرمایا تھا۔ فرق صرف یہ ہے کہ آپ نے اللہ کے حکم سے پیش فرمایا تھا اور یہ دنیا سے ڈر کر آج یہ نظریہ پیش کر رہے ہیں۔ اس تعلق میں حضور ایدہ اللہ نے بعض علماء کے جہاد کے متعلق بدلے ہوئے نظریات پیش فرمائے جن میں پاکستان کی قومی اسمبلی کے حزب اختلاف کے لیڈر مولانا فضل الرحمٰن، سعودی عرب کے شہزادہ عبد اللہ اور مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبد العزیز کے بیانات شامل ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آج جبکہ ہم خلافت کے سوویں سال میں سے گزر رہے ہیں ہمیں یہ جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توقعات پر پورا اتر رہے ہیں؟ پس قرآن کو پڑھیں سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ خدا سے تعلق جوڑنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے اس طرف ہر احمدی کو توجہ کرنی چاہئے۔

یہ قرآن ہی ہے جس نے پہلے بھی دنیا کو فساد سے پاک کیا۔ آج بھی یہی دنیا کو فساد سے پاک کرے گا۔ پس ہمیں اپنے عملوں کی اصلاح کرنی چاہئے اور یہ پاک تبدیلی اور قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا تبھی ممکن ہو سکے گا جب ہم خدا تعالیٰ کو اپنے سے قریب سمجھیں گے جب ہم اس یقین پر قائم ہونگے کہ خدا ہر جگہ موجود ہے اور ہماری شہ رگ سے بھی قریب ہے اور اس کے فرشتے ہمارے ہر عمل کو دیکھ رہے ہیں جب یہ احساس پیدا ہو جائے گا تو انسان سے پھر کبھی ایسے اعمال سرزد نہیں ہونگے جو خدا کی تعلیم کے خلاف ہوں۔ پس دعاؤں دعاؤں اور دعاؤں سے مدد لیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔☆☆☆

بعض دفعہ عورتوں نے نیکی تقویٰ اور قربانیوں کے میدان میں مردوں سے بھی بڑھ کر اچھے معیار قائم کئے ہیں اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو قرونِ اولیٰ کی عورتوں کی مثالیں ہیں اور جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں

اے احمدی عورتو اور بچیو اور خاص طور پر وہ بچیو جو وقف نو میں شامل ہو !قربانیوں کے اِن نمونوں کو اپنی زندگیوں میں دکھاؤ ۔دنیاکی چھوٹی چھوٹی لالچوں کو بھول جاؤ صرف یہ خیال رکھو کہ آج ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں تلے جمع کرنا ہے ۔

............خلاصہ خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 جولائی 2007ء برائے لجنہ اماء اللہ جلسہ سالانہ یو کے..............

قادیان 28/جولائی (ایم ٹی اے) جماعت احمدیہ برطانیہ کے 41ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں مستورات کے جلسہ گاہ سے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ خطاب سے قبل مکرمہ قرۃ العین صاحبہ نے سورۃ الحشر کی آیت 19 تا 25 کی تلاوت کی اور تفسیر صغیر سے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی ، نہ کوئی ثانی

خوش الحانی سے پڑھا اور پھر ہونہار طالبات کو حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تمغہ جات تقسیم فرمائے اس تقریب کے بعد حضرت امیر المؤمنین نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ (العنکبوت:70)

اَلَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَا اَصَابَهُمْ وَالْمُقِيْمِى الصَّلٰوةِ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (الحج:36)

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ:155)

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت پر یہ احسان فرمایا ہے کہ جہاں مردوں کو نیکی اور تقویٰ میں بڑھنے کی توفیق دی وہاں احمدی عورتیں بھی نیکیوں پر اور تقویٰ پر قدم مارنے والی ہیں۔ بلکہ بعض دفعہ عورتوں نے نیکی تقویٰ اور قربانیوں کے میدان میں مردوں سے بھی بڑھ کر اچھے معیار قائم کئے ہیں اور اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو قرونِ اولیٰ کی عورتوں کی مثالیں ہیں اور جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ فرمایا پہلی آیت جو سورہ عنکبوت سے ہے اس کا ترجمہ یہ ہے: اور وہ لوگ جو ہمارے بارہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہوں کی طرف ہدایت دیں گے اور یقیناً اللہ احسان کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ فرمایا: یہ ہے خلاصہ ان لوگوں کا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے ہیں جہاد کا تعلق صرف تلوار سے نہیں بلکہ اصل چیز کوشش کرکے اللہ کی رضا اور اس کا پیار حاصل کرنا ہے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اس کے راستے میں قربانیاں دینے سے اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنے سے ہی اس کی رضا حاصل ہوتی ہے پس یہی وہ جہاد ہے جو آج ہر احمدی کر رہا ہے۔ اور اسی جہاد کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورت بھی اس جہاد میں پیچھے نہیں ہے فرمایا دوسری آیت سورہ حج سے لی گئی ہے اس کا ترجمہ ہے کہ: جب اللہ کا ذکر بلند کیا جاتا ہے تو ان کے دل مرعوب ہو جاتے ہیں اور جو اُس تکلیف پر جو انہیں پہنچی ہو صبر کرنے والے ہیں اور نماز کو قائم کرنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

فرمایا: اس آیت سے پہلے عاجزی کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے اسی طرح صبر کرنے والوں کو بشارت دی گئی ہے اور جو اپنی نمازیں وقت پر ادا کرنے والے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں خوشخبریاں دی گئی ہیں۔ اور تیسری آیت میں جو سورہ بقرہ سے لی گئی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور جو اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردے نہ کہو بلکہ وہ تو زندہ ہیں لیکن تم شعور نہیں رکھتے۔ یعنی اللہ کی رضا کے حصول کی کوشش کرتے ہوئے ثبات قدم دکھاتے ہوئے اگر قتل بھی ہو جائیں تو اس کی پرواہ نہیں کرتے اللہ کے نزدیک یہ لوگ مردہ نہیں بلکہ ایک اُخروی زندگی پانے والے ہیں جو جنتوں کے وارث بنیں گے جس قوم میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اس کی زندگی اور موت اللہ کے لئے ہے وہ قوم مرا نہیں کرتی یہ نظارے ہم نے قرون اولیٰ میں بھی دیکھے ہیں اور یہ نظارے ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا آج کے خطاب میں مَیں یہ ہر دو نمونے پیش کروں گا تا کہ ان قربانی کرنے والوں کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں ہوں اور ہم بھی ان کے نمونوں پر چلیں۔

پہلی مثال دعاؤں اور عبادت کی طرف شوق و شغف کی ہے۔ حضرت جویریہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نہایت زاہدانہ زندگی بسر کرتی تھیں ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت ان کو عبادت اور ذکر الٰہی کی حالت میں دیکھا اور پھر دوپہر کے وقت وہاں سے گزر ہوا تو پھر بھی آپ کو اسی حالت میں پایا۔

حضرام سلیم کے متعلق آتا ہے کہ ان کو اسلام سے اتنی شدید محبت تھی کہ وہ اپنے مالک کو ہمیشہ اسلام قبول کرنے کی تلقین کرتیں لیکن ان کے مالک شام چلے گئے اور اسلام قبول نہ کیا ان کے جانے کے بعد ایک اور مشرک شخص نے انہیں شادی کا پیغام بھیجا اس پر انہوں نے فرمایا کہ اگر اسلام قبول کر لو گے تو تم سے شادی کروں گی اور یہی میرا حق مہر ہوگا اور مزید کوئی حق مہر میں تم سے نہیں مانگوں گی۔ حضور نے فرمایا ام سلیم آج کی احمدی لڑکیوں کے لئے بھی ایک مثال ہیں انہیں بھی ہمیشہ شادی کے وقت دین کو ترجیح دینی چاہئے اور یہ احساس ہونا چاہئے کہ میں احمدی ہوں اور اگر میں باہر رشتہ کروں گی تو میرے مذہب میں بھی بگاڑ پیدا ہوگا اور نسل میں بھی بگاڑ پیدا ہوگا۔

حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام حبیبہ جو ابوسفیان کی بیٹی تھیں کی غیرت کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ابوسفیان جب ایک مرتبہ مدینہ آیا تو وہ اپنی بیٹی ام حبیبہ سے بھی ملنے گیا جب وہ گھر میں ایک بستر پر بیٹھنے لگا تو ام حبیبہ نے وہ بستر لپیٹ دیا اور کہا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر ہے اور کسی مشرک کو اس پر بیٹھنے کی اجازت نہیں۔

صحابیات کے صبر کی مثالیں دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت علی گھر تشریف لائے کھانے کو مانگا تو کچھ نہ ملا اور حضرت فاطمہ نے کہا آج گھر میں ایک دانہ تک نہیں۔ حضرت علی نے کہا کہ آپ نے مجھ سے کیوں ذکر نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ نے جواباً فرمایا میرے باپ نے رخصتی کے وقت نصیحت کی تھی کہ کبھی سوال کر کے آپ کو شرمندہ نہ کروں۔ فرمایا یہ بات ہر اس عورت کے لئے مشعلِ راہ ہے جو اپنے خاوند سے ناجائز مطالبات کرتی ہے۔ صحابیات کے بے پناہ صبر کے واقعات حضور نے بیان فرمائے جن میں سے ایک یہ تھا کہ حضرت سمیہ جنہوں نے ابتدائی دور میں اسلام قبول کیا تھا ان کا مالک ان پر اور ان کے خاوند پر بہت ظلم کیا کرتا تھا۔ تپتی ریت پر لوہے کی زرہیں پہنا کر انہیں گھسیٹا جاتا۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر ڈھائے جانے والے مصائب کو دیکھا تو فرمایا اَے آلِ یاسر! صبر کرو تمہارا ٹھکانہ جنت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول اسلام کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انہوں نے اپنے بہن و بہنوئی پر ظلم کیا اور انہوں نے خدا کی خاطر تمام تکالیف کو برداشت کیا جس کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی۔

اسماء بنت ابو بکرؓ بیان کرتی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے تو ابو جہل ان کے دروازے پر آیا اور پوچھا کہ تمہارے والد کہاں ہیں ان کے یہ کہنے پر کہ مجھے معلوم نہیں ابو جہل نے انہیں اِس زور سے تھپڑ مارا کہ ان کے کان کی بالی نکل گئی۔

صحابیات اپنے بچوں کی کس طرح تربیت کرتی تھیں اس تعلق میں حضور نے فرمایا حضرت صفیہ نے زبیر کی تربیت نہایت عمدہ رنگ میں کی اور اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھا کہ ان میں جفاکشی اور محنت کا مادہ پیدا ہو حضور نے فرمایا واقفین نو بچوں کی ماؤں کے لئے بھی یہ بات مشعلِ راہ ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت بھی اسی طرح کریں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابیات کے جنگوں میں شجاعت اور غیرت کے نہایت ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے فرمایا کہ بعض جنگوں میں عورتوں نے مردوں کو غیرت دلائی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔

فرمایا اس زمانہ میں بھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انقلاب پیدا فرمایا ہے عورتوں کی ہمت صبر اور قربانیوں کی اعلیٰ مثالیں ملتی ہیں۔ فرمایا بلقیس صاحبہ جن کی 1979 میں وفات ہوئی صاحب رؤیا و کشوف بزرگ تھیں۔ پانچویں حصہ کی موصیہ تھیں۔ اسی طرح قادیان میں پٹھان مہاجر عورت جو نہایت غریب وضعیف تھیں اور سوٹی کے سہارے چلتی تھیں، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ وہ مرغیوں کے

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

ذکر حبیب

دوست محمد شاہد مؤرخ احمدیت

"ذکر حبیب" کے معنے ہیں۔ محبوب کی یاد۔ اور محبوب کی مراد ہیں حضرت مہدی معہود و مجدد الف آخر علیہ الصلوۃ والسلام جو حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ہیں جن کی نسبت آنحضرت ﷺ نے پوری امت مسلمہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ جب وہ ظاہر ہوں تو خواہ تمہیں برف کے تودوں پر گھٹنوں کے بل بھی چل کر جانا پڑے تو ان کے پاس پہنچو اور ان کو میرا اسلام پہنچاؤ۔

(ابن ماجہ و مسند احمد بن حنبل)

حضرت مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذکر مبارک کی نسبت اس الہام میں خدا کا یہ وعدہ ہے کہ:۔

"ذکر ک دائم

(تذکرہ صفحہ 518 طبع سوم)

یعنی تیرا ذکر ہمیشہ رہے گا۔

نیز 20 فروری 1886ء کے اشتہار میں پر شوکت پیشگوئی ہے کہ:

"خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔ میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا پر تیرا نام صفحہ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا"۔ (تذکرہ صفحہ 141 طبع سوم)

پس جب تک یہ زمین اور آسمان قائم ہیں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر بھی جاری رہے گا۔ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا مبارک ذکر اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت کے لئے تھا۔ آپ خلق محمدی کے پرتو تھے آپکی سیرت کا ہر ایک پہلو فنافی الرسولؐ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد صدیوں سے محفوظ ہے حضورؐ نے فرمایا کہ مہدی معہودؑ کے چہرہ کا نور میرے نور سے ہوگا۔ اور وہ خلقت اور خلق کے اعتبار سے سب انسانوں سے زیادہ مجھ سے مشابہ ہوگا" مہدی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شبیہ ہوں گے"۔

(کتاب المہدی صفحہ 96,93,30 از سید صدر الدین صدر مطبوعہ تہران بحوالہ ینابیع المودۃ)

خود حضرت مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

روئے من از نور روئے او بتافت
یافت از فیضش دل من ہرچہ یافت
محو روئے اوشد است ایں روئے من
بوئے او آید ز بام و کوئے من

یعنی میرا منہ اس کے منہ کے نور کی وجہ سے چمک اٹھا۔ میرے دل نے جو کچھ بھی پایا اسی کے فیض سے پایا۔ میرا چہرہ اس کے چہرہ میں محو اور گم ہو گیا اور میرے مکان اور کوچہ سے اسی کی خوشبو آرہی ہے۔

چہرہ مبارک پر نورِ محمدیؐ کا جلوہ

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے بعض دلچسپ واقعات سے قبل ایک حیرت انگیز واقعہ درج ذیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مہدی معہود علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر نور محمدی کا جلوہ پوری شان سے ظاہر ہوا اور یہ کہ آپ کے وجود مقدس سے واقعی اخلاق محمدیؐ کی شاندار تجلیات کا ظہور ہوا۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور غیر احمدی صاحب طرز ادیب جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے اپنے ایک مضمون میں جو کراچی کے رسالہ "عالمی ڈائجسٹ" شمارہ اکتوبر 1968ء میں شائع ہوا اپنا یہ چشم دید واقعہ لکھا:۔

"اب ایک ایسے شخص سے میرے ملنے کا حال سنئے جو اپنے فرقہ میں نبی سمجھا جاتا ہے اور دوسرے فرقے والے خدا جانے اس کو کیا کچھ نہیں کہتے۔ یہ کون ہے؟ جناب مرزا غلام احمد قادیانی بانی فرقہ احمدیہ ان سے میرا رشتہ یہ کہ میری خالہ زاد بہن ان سے منسوب تھیں اس لئے جب کبھی دلی آتے تو مجھے ضرور بلا بھیجتے...... میرے ایک چچا تھے جن کا نام مرزا عنایت اللہ بیگ تھا۔ یہ بڑے فقیر دوست تھے۔ تمام ہندوستان کا سفر فقیروں سے ملنے کے لئے کیا۔ بڑی بڑی سخت ریاضتیں کیں۔ چنانچہ اس سے ان کی محنت کا اندازہ کر لیجئے کہ تقریباً چالیس سال تک یہ رات کو نہیں سوئے۔ صبح کی نماز پڑھ کر دو ڈھائی گھنٹے کے لئے سو جاتے ورنہ سارا وقت یاد الٰہی میں گزرتے۔ ایک دن میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے یہاں جانے لگا تو چچا صاحب قبلہ نے مجھ سے کہا۔ "بیٹا میرا ایک کام ہے وہ کردو اور وہ کام یہ ہے کہ جن صاحب سے تم ملنے جارہے ہو ان کی آنکھوں کو دیکھو کہ کس رنگ کی ہیں"۔ میں سمجھا بھی نہیں اس سے ان کا کیا مطلب ہے مگر جب مرزا صاحب کے پاس گیا تو بڑے غور سے ان کی آنکھوں کو دیکھتا رہا۔ میں نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں سبز رنگ کا پانی گردش کرتا معلوم ہوتا ہے۔ اسی سلسلہ میں میں نے خود بھی ان کو ذرا غور سے دیکھا کیونکہ اس سے پہلے جو میں ان کے پاس جاتا تھا تو ہمیشہ نیچی آنکھیں کر کے بیٹھتا تھا اس دفعہ میں نے دیکھا ان کا چہرہ بہت بارونق تھا۔ سر پر کوئی دو دو انگل کے بال ہیں۔ داڑھی خاصی نیچی ہے۔ آنکھیں جھکی جھکی ہیں۔ بات کرتے ہیں تو بہت متانت سے کرتے ہیں...... بہر حال وہاں سے واپس آنے کے بعد میں چچا صاحب قبلہ سے تمام واقعات بیان کئے جس پر انہوں نے فرمایا "فرحت! دیکھو اس شخص کو برا کبھی نہ کہنا فقیر ہے اور یہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق ہیں۔ میں نے کہا یہ آپ نے کیونکر جانا؟ فرمایا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں ہر وقت غرق رہتا ہے اس کی آنکھوں میں سبزی آجاتی ہے اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ سبز رنگ کے پانی کی ایک لہر ان میں دوڑ رہی ہے میں نے اس وقت تو ان سے اُن کی وجہ نے پوچھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ سب فقراء اور اہل طریقت اس پر متفق ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سبز ہے اسی کا عکس آپ کے زیادہ خیال کرنے سے آنکھوں میں جم جاتا ہے"۔

(عالمی ڈائجسٹ کراچی اکتوبر 1968ء
صفحہ 73-74)

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

شفقت اور رحم دلی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کتب احادیث میں لکھا ہے کہ:۔ مدینہ کی لونڈیاں آپؐ کی خدمت میں عرض کرتیں۔ یا رسول اللہ! میرا یہ کام ہے۔ حضور فوراً اُٹھ کھڑے ہوتے اور ان کا کام کردیتے۔ مدینہ میں ایک پاگل عورت تھی وہ ایک دن حاضر ہوئی اور آپؐ کا مبارک ہاتھ پکڑ لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عورت مدینہ کی جس گلی میں تو چاہے بیٹھ میں تیرا کام کردوں گا۔ چنانچہ حضورؐ اس کے ساتھ مدینہ کی ایک گلی میں تشریف لے گئے اور اس کی ضرورت پوری فرمائی۔ حضرت عبد اللہؓ بن ابو اوفی ایک صحابی تھے وہ فرماتے تھے:۔

"ولا یانف وان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہٗ الحاجۃ"

(نسائی و دارمی)

حضور کو بیوہ اور مسکین کے ساتھ چل کر ان کا کام کر دینے میں کوئی عار نہ تھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہی حقیقت اپنے ایک فارسی شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں:۔

خواجہ و مرعا جزاں را بندۂ
بادشاہ وبیکساں را چاکرے

یعنی "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ آقا ہیں مگر کمزوروں کی خدمت کرنے والے ہیں اور آپ بادشاہ ہیں مگر باوجود اس کے بیکسوں کے چاکر ہیں"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جو اپنے تئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا احقر الغلمان قرار دیتے ہیں۔ اور اسی کو اپنے لئے سب سے بڑا فخر اور اعزاز سمجھتے ہیں۔ رحم دلی اور شفقت کے اس خلق محمدیؐ کی نہایت دلکش تصویر تھے۔ چنانچہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ:۔

"ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جارہا تھا۔ ایک پٹواری عبد الکریم میرے ساتھ تھا وہ ذرا آگے اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی ستر یا پچھتر برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا۔ مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا"۔

(ملفوظات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 503)

فیاضی اور سخاوت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوثر تھے۔ احادیث میں آپ کے جود وسخا اور رحم و کرم کے بے شمار واقعات موجود ہیں ایک دفعہ ایک شخص حضور اقدسؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ دور تک آپ کی بکریوں کا ریوڑ پھیلا ہوا ہے اس نے آپ سے درخواست کی اور آپ نے سب کی سب دے دیں۔ اس نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ اسلام قبول کرلو۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے فیاض ہیں کہ مفلس ہوجانے کی پرواہ نہیں کرتے۔

(صحیح بخاری باب حسن الخلق والسخاء)

عام فیاضی کا یہ حال تھا کہ جو شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اگر آپ کے پاس کچھ سرمایہ موجود ہوتا تو اس کو کچھ نہ کچھ ضرور عطا فرماتے ورنہ وعدہ فرماتے۔ اس معمول کی بنا پر لوگ اس قدر دلیر ہوگئے تھے کہ ایک مرتبہ عین اقامت نماز کے وقت ایک بدو آیا اور آپؐ کا دامن پکڑ کر کہا کہ میری ایک معمولی سی حاجت باقی رہ گئی ہے خوف ہے کہ میں اس کو بھول نہ جاؤں اس کو پورا کر دیجئے چنانچہ آپؐ کے ساتھ تشریف لے گئے اور اس کی حاجت پوری کرکے نماز پڑھی"۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاریؒ)

یہ آقا کے شمائل تھے۔ اب آپؐ کے حقیقی خادم اور فرزند جلیل کے بعض واقعات ملاحظہ ہوں:۔

"حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ ایک دفعہ میں لاہور سے حضورؑ کی ملاقات کیلئے قادیان آیا۔ سردیوں کے دن تھے۔ میں نے حضرت کی خدمت میں کہا بھیجا کہ حضور مہربانی کرکے

کوئی کپڑا عنایت فرمائیں۔ حضرت صاحبؑ نے ایک ہلکی سی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمایا اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں میں نے رضائی رکھ لی اور دھسا واپس بھیج دیا''۔

۲۔ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر احمد حسین صاحب فرید آبادی رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ:۔

''ایک دفعہ مجھے ماسٹر صاحب نے سنایا کہ سردی کا موسم تھا ڈاکیہ خط لایا اور کہنے لگا۔ حضورؑ مجھے سردی لگتی ہے آپ مجھے اپنا کوٹ دیں۔ تو حضور اسی وقت اندر تشریف لے گئے اور دو گرم کوٹ لے آئے۔ اور فرمایا جو پسند ہے لے لو۔ اس نے کہا مجھے دونوں ہی پسند ہیں۔ تو حضور نے دونوں ہی دے دئے''

(شمائل احمد صفحہ 59-60)

صبر و استقامت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی صبر و استقامت کے واقعات سے لبریز ہے اور مکہ، طائف اور مدینہ کی سرزمین کا ذرہ ذرہ گواہی دے رہا ہے کہ حضورؐ کا وجود مقدس اپنے مخالفوں اور دشمنوں کے لئے بھی سرتاپا رحمت تھا۔ جنگ احد میں دشمنوں نے آپؐ پر پتھر پھینکے۔ تیر برسائے، تلواریں چلائیں۔ دندان مبارک کو شہید کیا۔ جبین اقدس کو خون آلود کیا۔ لیکن ان حملوں کا جواب آپ نے جس سپر پر روکا وہ صرف یہ دعا تھی۔ اللھم اغفر لقومی فانھم لا یعلمون۔

(زرقانی جلد نمبر ۲ صفحہ ۴۹)

یعنی اے میرے اللہ! تو میری قوم کو معاف کر دے کیونکہ یہ قصور جہالت اور لاعلمی میں ہوا ہے۔ اس بے مثال خلق محمدیؐ کا نمونہ اس زمانے میں چشم فلک نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی خادم اور عظیم روحانی فرزند یعنی مہدی معہود علیہ السلام کی زندگی میں دیکھا ہے۔

۹ نومبر ۱۹۰۵ کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امرتسر میں اسلام کے زندہ مذہب ہونے اور اس کے انوار و برکات کے بارے میں لیکچر تھا۔ حضرت اقدسؑ نے اسلام کی خوبیوں کا ذکر کرنا چاہا تو مخالفین نے ایک ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ بعض نے تالیاں بجائیں۔ سیٹیاں ماریں اور فحش گالیاں دینا شروع کیں۔ امرتسر کے معزز رؤسا نے کھڑے ہو کر تو ہر طرف سے پتھروں اور اینٹوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی عین سنگ باری کے دوران ایک آدمی نے زور سے السلام علیکم کہا۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا ''وعلیکم السلام'' اس نے کہا میں نے وہ سلام پہنچایا ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب مہدیؑ آئے تو اس کو میرا اسلام پہنچانا۔ حضرت اقدس نے مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ ''الحمد للہ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ پتھر بھی قوم نے برسائے اور السلام علیکم بھی پہنچ گیا''۔

(بدر ۵ رنومبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴)

حضرت اقدسؑ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے
ترے منہ کی ہی قسم میرے پیارے احمد!
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

۲ راکتوبر ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں میرٹھ سے حضور کے مخلص مرید حضرت شیخ عبد الرشید صاحب رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرٹھ کے اخبار ''شحنہ ہند'' نے احمدیت کے خلاف جو مضمون لکھا تھا میں نے ارادہ کیا ہے کہ عدالت میں اس کے خلاف چارہ جوئی کروں مگر حضرت اقدسؑ نے اس کی اجازت نہ دی اور فرمایا کہ:۔

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے''

(ملفوظات جلد دوم جدید ایڈیشن صفحہ ۳۰۱)

ایک اور موقعہ پر حضرت اقدس نے فرمایا۔

''ابھی بہت سے ایسے آدمی بھی ہیں جن کا ہماری جماعت میں شامل ہونا مقدر ہے وہ مخالفت کرتے ہیں پر فرشتے ان کو دیکھ کر ہنستے ہیں کہ تم بالآخر انہیں میں شامل ہو جاؤ گے۔ وہ ہماری مخفی جماعت ہے جو کہ ہمارے ساتھ ایک دن مل جائے گی''۔

(ذکر حبیب صفحہ ۳۲۱ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

مقام توکل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی میں جو چیز سب سے نمایاں طور پر ہمارے سامنے آتی ہے وہ حضرت اقدسؑ کا مقام توکل ہے جس کی رفعتوں کا تصور بھی انسانی عقل اور فہم سے بالا ہے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

''خدا مجھے تنہا نہیں چھوڑے گا'' مکہ میں ایک مصیبت زدہ مظلوم صحابیؓ سے ارشاد فرمایا کہ:۔ ''خدا کی قسم! عنقریب وہ وقت آتا ہے جب یہ دین مرتبہ کمال کو پہنچ جائے گا اور خدا کے سوا کسی کا ڈر نہیں رہے گا''۔ (صحیح بخاری و ابن ہشام)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق سیدنا حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرماتے ہیں:۔

بکار دیں نترسم از جہانے
کہ دارم رنگِ ایمان محمدؐ

یعنی دین کے معاملہ میں میں سارے جہاں سے بھی نہیں ڈرتا کہ مجھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان کا رنگ ہے۔

نیز فرماتے ہیں:۔

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

اس زبردست حقیقت کے ثبوت میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام توکل علی اللہ کے اعتبار سے بھی اپنے آقاؐ کے ظل کامل تھے بطور نمونہ صرف دو واقعات پیش کئے جاتے ہیں:۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ حضرت اقدس علیہ السلام کے اولین صحابہ اور قدیم عشاق میں سے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

''ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے چندہ ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضورؑ اپنے پاس سے ہی صرف فرماتے تھے (حضرت) میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کیلئے کوئی سالن نہیں ہے آپؑ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں۔ چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کیلئے سامان بہم پہنچایا۔ دو دن کے بعد پھر میر صاحب نے رات کے وقت میری موجودگی میں کہا کہ کل کے لئے پھر کچھ نہیں۔ فرمایا کہ ہم نے برعایت ظاہری اسباب کے انتظام کر دیا تھا اب ہمیں ضرورت نہیں۔ جس کے مہمان ہیں وہ خود کرے گا۔

اگلے دن آٹھ یا نو بجے جب چٹھی رسان آیا تو حضرت اقدسؑ نے میر صاحب کو اور مجھے بلایا چٹھی رساں کے ہاتھ میں دس پندرہ منی آرڈر ہوں گے جو مختلف جگہوں سے آئے ہوئے تھے۔ سو سو پچاس پچاس روپے کے اور ان پر لکھا تھا کہ ہم حاضری سے معذور ہیں مہمانوں کے صرف کیلئے یہ روپے بھیجے جاتے ہیں۔ آپؑ نے وصول فرما کر توکل پر تقریر فرمائی۔ اور بھی چند آدمی تھے جہاں آپ کی نشست تھی وہاں کا یہ ذکر ہے۔ فرمایا کہ جیسا ایک دنیا دار کو اپنے صندوق میں رکھے ہوئے روپوں پر بھروسہ ہوتا ہے کہ جب چاہوں گا نکال لوں گا اس سے زیادہ ان لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ پر پورا توکل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ پر یقین ہوتا ہے اور ایسا ہی ہوتا ہے کہ جب ضرورت ہوتی ہے فوراً خدا تعالیٰ بھیج دیتا ہے۔ (سیرت ظفر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت اقدسؑ کے توکل علی اللہ کے بارہ میں بیان فرمایا کہ

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ کا وہاں کی مسجد کے متعلق ایک مقدمہ ہو گیا۔ جس جج کے پاس یہ مقدمہ گیا وہ اسلام مخالف تھا اور اس نے اس مقدمہ میں خلاف پہلو اختیار کرنا شروع کیا۔ اس حالت میں جماعت احمدیہ کپورتھلہ نے گھبرا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خطوط لکھے اور دعا کیلئے درخواست کی حضرت صاحب نے ان کو جواب لکھا کہ ''اگر میں سچا ہوں تو مسجد تم کو مل جائے گی''۔

مگر جج نے بدستور مخالفانہ روش قائم رکھی آخر اس نے احمدیوں کے خلاف فیصلہ لکھا۔

جس دن اس نے فیصلہ سنانا تھا اس دن وہ صبح کے وقت کپڑے پہن کر اپنی کوٹھی کے برآمدہ میں نکلا اور اپنے نوکر کو کہا کہ بوٹ پہنائے اور آپ ایک کرسی پر بیٹھ گیا نوکر نے بوٹ پہنا کر فیتہ باندھنا شروع کیا کہ یک لخت اسے کھٹ کی سی آواز آئی اس نے اوپر نظر اٹھائی تو دیکھا کہ اس کا آقا بے سہارا ہو کر کرسی پر اوندھا پڑا تھا۔ اس نے ہاتھ لگایا تو معلوم ہوا مرا ہوا ہے۔ گویا یکلخت دل کی حرکت بند ہو کر اس کی جان نکل گئی۔ اس کا قائم مقام ایک ہندو مقرر ہوا جس نے اس کے لکھے ہوئے فیصلہ کو کاٹ کر احمدیوں کے حق میں فیصلہ کر دیا'

(سیرۃ المہدی حصہ اول طبع دوم صفحہ 94)

محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد | شہروز | مسرور

BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
(ESTABLISHED 1956)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
5, SOOTERKIN STREET, KOLKATA-700072

BANI AUTOMOTIVES
56, TOPSIA ROAD (SOUTH)
KOLKATA- 700046

BANI DISTRIBUTORS
5, SOOTERKIN STREET
KOLKATA-700072

PHONE: CITY SHOWROOM: 2236-9893, 2234-7577, WAREHOUSE: 2343-4006, 2344-8741, RESIDENCE: 2236-2096, 2237-8749, FAX: 91-33-2234-7577

جوڑوں کا درد اور اس کا علاج

(خواجہ اطہر ظہور بٹ)

آرتھرائٹس جوڑوں کی مختلف بیماریوں کا نام ہے اس کی عام شکل آسٹیو آرتھرائٹس (Osteo-Arthritis) کہلاتی ہے۔ تقریباً ایک کروڑ ساٹھ لاکھ افراد امریکہ میں اس بیماری کا شکار ہیں جن میں سے اکثریت کی عمر پینتالیس سال سے اوپر ہے۔ آسٹیو آرتھرائٹس عام طور پر جسم کے وزن اٹھانے والے اعضا پر حملہ آور ہوتی ہے۔ جیسے ٹخنے، گھٹنے اور کولہے۔ لیکن اس سے انگلیاں، کلائیاں، کہنی، ریڑھ کی ہڈی اور گردن بھی متاثر ہوسکتی ہے۔ جب کارٹیلیج (Cartilage) آہستہ آہستہ جواب دے جاتی ہے تو درد کا آغاز ہوجاتا ہے۔ کارٹیلیج مرمری ہڈی یا کری ہڈی کو کہتے ہیں۔ یہ ایک گھنی اسفنج کی طرح کی ہڈی یا مواد ہوتا ہے جو جوڑوں کے درمیان گدی کا کام دیتا ہے۔

دوسری عام بیماری رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس (Rheumatoid Arthritis) کہلاتی ہے جس کا حملہ بیس سے تیس سال کی عمر میں ہوسکتا ہے۔ امریکہ میں تقریباً بیس لاکھ افراد اس بیماری سے متاثر ہیں۔ یہ بیماری جوڑوں کی لائیننگ (Lining) کو متاثر کرتی ہے اور ان میں سخت درد اور سوجن پیدا کرتی ہے۔ گھٹنوں کے آرتھرائٹس کی صورت میں بعض اوقات آرتھوپیڈک سرجن گھٹنے تبدیل کرنے کا مشورہ دیتے ہیں اور آپریشن کرکے نقلی گھٹنا چڑھا دیتے ہیں۔ یہ آپریشن بہت مہنگا ہوتا ہے اور کامیابی کی شرح بھی حوصلہ افزا نہیں۔ بعض کیسوں میں تکلیف میں کمی واقع ہوجاتی ہے لیکن بعض میں تکلیف میں اضافہ ہو جاتا ہے اور مزید پیچیدگیاں پیدا ہوجاتی ہے محتاط لوگ اور بعض ڈاکٹر صاحبان آپریشن سے اجتناب کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں دیگر طریقہ ہائے علاج کی طرف بھی رجوع کرنا چاہئے۔ اور آپریشن کا خطرہ مول نہیں لینا چاہئے۔

اگر آپ کو آرتھرائٹس کی تکلیف ہے تو آپ کو ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہئے۔ ڈاکٹر کے بتائے ہوئے علاج کے ساتھ ساتھ اس کے مشورہ سے ذیل میں بیان کردہ مختلف قدرتی علاج بھی بعض پیشہ ور ڈاکٹروں کے مطابق آپ کی آرتھرائٹس کی تکلیف میں افاقہ لاسکتے ہیں۔

آکوپریشر (Acupressure)

گردن میں بے آرامی اور آرتھرائٹس کی وجہ سے عام بے چینی دور کرنے کے لئے کھوپڑی کے نیچے گردن کے درمیان سے دونوں طرف دو دو انچ کے فاصلہ پر اپنے انگوٹھوں سے گردن پر دباؤ ڈالیں۔ دن میں کئی دفعہ ایسا کریں اس عمل سے سوزش بھی رفع ہوتی ہے۔

ایروماتھراپی (Aromatherapy)

اگر جوڑوں میں درد ہوتو روزمیری آئل کے چھ قطرے چار اونس بادام یا سویابین یا تل کے تیل میں ملا لیں اور متاثرہ جوڑوں پر ہلکا ہلکا مساج کریں۔ علاوہ ازیں روز میری کے دس قطرے گرم پانی میں ملا کر نہائیں دس منٹ تک یہ پانی اپنے اوپر ڈالیں۔

ایورویدک Ayurvedic

تلوں کے تیل کو گرم کرکے جوڑوں والی جگہ پر دن میں ایک یا دو دفعہ ملیں اس سے پٹھے مضبوط ہونگے۔ جوڑوں کی اکڑاہٹ یا سختی ختم ہوگی اور درد میں افاقہ ہوگا۔ اس کے بعد 20 سے 60 منٹ تک گرم پانی سے نہایا جائے تاکہ تیل جسم کے مساموں میں داخل ہو جائے۔ کھانے میں سرخ مرچ، خشک ادرک اور دار چینی کا استعمال رکھیں۔

فوڈ تھراپی (Food Therapy)

خوراک جس میں سبزیاں ہوں آرتھرائٹس کی دردوں کو کم کرنے یا بالکل ختم کرنے میں بہت مفید ہوتی ہے۔ گوشت اور ڈیری فارم کی اشیاء کو خوراک سے نکال دینے سے آرتھرائٹس کی دردوں میں بہت کمی واقع ہوجاتی ہے۔

ہومیوپیتھی (Homeopathy)

رسٹاکس جوڑوں کی درد کیلئے مفید ہے۔ گردن اور کمر کی اکڑاہٹ جو سردیوں میں زیادہ ہوجاتی ہے اور گرم موسم میں اور ورزش کے بعد کم ہو جاتی ہے۔ کیلئے بھی رسٹاکس فائدہ مند ہے۔

دن میں C-30 کی ایک خوراک یا C-12 کی دو خوراکیں رسٹاکس کی لینی چاہئیں۔ جوڑوں کی درد کیلئے اتنی ہی خوراک برائی اونیا کی جب کہ جوڑ گرم اور سوجے ہوئے ہوں اور حرکت پر زیادہ درد کرتے ہوں تو لینی چاہئے۔

اگر آپ کے اعصاب میں درد ہو اور بے چینی محسوس ہوتی ہو تو C-30 کی سی میسی فیوگا کی خوراک لینی چاہئے۔ آرنیکا (Arnica) Gel اور مرہم (Ointment) بھی پٹھوں کی درد کے لئے متاثرہ جگہ پر لگائی جاسکتی ہے۔

ہائیڈروپیتھی (Hydropathy)

آرتھرائٹس کے مریضوں کے لئے بجلی سے گرم کئے گئے پیڈ کی بجائے گرم پانی کی گدی بہتر رہتی ہے۔ ہر چار گھنٹے بعد دس سے بیس منٹ تک گرم پانی کی پٹی لگانی چاہئے۔ ایسے تالاب میں جو 850F تک گرم کیا گیا ہو۔ تیرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جسم کا متاثرہ حصہ پانی میں رہنا چاہئے۔

جوس تھراپی (Juice Therapy)

بلیک بیری جوس آرتھرائٹس کے لئے بہتر ہے۔ دن میں دو گلاس دو مرتبہ لینے چاہئے۔ ہر گلاس میں 4 اونس جوس 4 اونس پانی میں ملانا چاہئے۔ جب درد ختم ہوجائے تو یہ جوس پینا چھوڑ دیں۔ پالک، گاجر، سیب اور ادرک ایسی غذائیں ہیں جو رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس کے لئے مفید ہیں رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس اناس کے جوس (Pine Apple Juice) سے بھی ٹھیک ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں سوجن کم کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ ترشاوہ پھلوں یعنی لیموں، سنگترہ، مالٹا وغیرہ کے جوس سے احتراز کرنا چاہئے۔ ان سے سوجن میں اضافہ ہوتا ہے۔ آلو، ٹماٹر اور کالی مرچ بھی آرتھرائٹس کے لئے مشکل پیدا کرتی ہے۔

ہلکی مالش (Massage)

آرتھرائٹس کے لئے تھوڑے سے ویجی ٹیبل آئل یا مسیج آئل کے ساتھ تین سے پانچ منٹ تک ہلکی سی مالش کریں۔ یہ مالش متاثرہ جوڑ کے اردگرد انگلیوں کے پوروں کے ساتھ کرنی چاہئے۔ جوڑ کے اوپر مالش نہ کریں۔

رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس کے لئے پانچ سے دس منٹ تک ہلکی مالش کریں۔ مالش تیل یا کریم انگلیوں کے کناروں پر لگا کر کریں۔ متاثرہ جگہ کے اردگرد۔ اوپر نہیں۔

حیاتین ومعدنیات تھراپی آرتھرائٹس کیلئے

Glucosamine Sulftate -1

5oomg دن میں ایک مرتبہ لیں۔ ذیابیطس کے مریض یہ گولیاں مت لیں۔ اگر یہ گولیاں پاکستان میں نہ ملیں تو یوکے سے اپنے کسی عزیز کے ذریعہ منگوائی جا سکتی ہیں۔

Vitamin E 400 -2

International Unit دن میں دو مرتبہ۔

200-3 مائکروگرام آف Selenium دن میں دو مرتبہ۔

Vitamin C 1000 MG-4 دن میں ایک مرتبہ

رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس کیلئے۔

Picolinate 250 MG-1 زنک دن میں ایک مرتبہ

1 MG-2 کاپر (Copper) دن میں ایک مرتبہ

200-3 مائکروگرام آف Selenium دن میں دو مرتبہ۔

4-دو یا تین کیپسول آف Bromelain دن میں تین مرتبہ۔

5-ایک بوریج Borage آئل کیپسول دن میں دو مرتبہ۔

پیدل چلنا

جب آرتھرائٹس کی وجہ سے آپ کے جوڑوں میں درد ہوتو چلنا مفید ہوتا ہے نیو یارک میں اسپیشل سرجری کے ہسپتال میں محققین نے 100 سے زائد لوگوں کے بارہ میں جو گھٹنوں کے درد میں مبتلا تھے تحقیق کی۔ نصف تعداد کو پیدل چلنے کا تجربہ کیا گیا جبکہ دوسری نصف تعداد نے باقاعدہ پیدل چلنے کی ایکسرسائز نہ کی۔ دو ماہ کے بعد پیدل چلنے کی مشق کرنے والوں نے بتایا کہ ان کی درد میں کمی واقع ہوئی ہے اور دافع درد دوائیاں بھی کم استعمال کرنی پڑی ہیں۔ نیز یہ کہ اب وہ پہلے کی نسبت بغیر درد کے زیادہ فاصلہ پیدل چل سکتے ہیں۔

سیلری کی ڈنڈی Stalk of Celery

سیلری (Celery) ایک ایسا پودا ہے جس کی ڈنڈی کا جڑ کے قریب کا حصہ کھانے سے جوڑوں کی دردوں سے آرام آتا ہے۔ کیوں کہ سیلری کے بیجوں میں بارہ مرکبات ایسے ہوتے ہیں جو سوجن کو کم کرتے ہیں۔ سیلری کے بیجوں کا ست (Extract) بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ جڑی بوٹیاں فروخت کرنے والی دکانوں اور ہیلتھ فوڈ سٹورز پر مل سکتا ہے۔ سیلری کی چار ڈنڈیاں دن میں ایک مرتبہ کھانے سے آرام محسوس ہوتا ہے۔ سیلری کی ڈنڈیاں پاکستان میں بڑے بڑے ڈیپارٹمنٹل سٹورز سے مل جاتی ہیں۔

گلوکوسیمائن اور کونڈرائٹن

گلوکوسیمائن اور کونڈرائٹن، اٹلی، جرمنی اور فرانس میں آرتھرٹس کی دردوں میں افاقہ لانے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔ ان سے کارٹیلیج (Cartilage) یعنی کری ہڈیوں یا ہڈیوں کی گدیوں میں دوبارہ جان آجاتی ہے۔ امریکہ کی آرتھرائٹس فاؤنڈیشن کا کہنا ہے کہ گلوکوسیمائن لینے کے نتائج انتہائی امید افزا ہیں۔ گلوکوسیمائن اور کونڈورائٹن سلفیٹ گولیوں یا کیپسول کی شکل میں ملتے ہیں۔ گلوکوسیمائن 500 MG دن میں ایک مرتبہ اور کونڈرائٹن 250 MG دن میں دو دفعہ لینی چاہئیں۔

سبز چائے (Green Tea)

گرین چائے کا ایک کپ صبح لینے سے آرتھرائٹس کی سوجن میں کمی واقع ہوتی ہے۔

وٹامن ڈی کو مت بھولیں

جن لوگوں میں وٹامن ڈی کی کمی ہوتی ہے انہیں جوڑوں کے درد کی شکایت ہوسکتی ہے اور ان کے گھٹنوں کی حالت ابتر ہوسکتی ہے۔ سورج کی روشنی جسم میں وٹامن ڈی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے سردیوں میں دھوپ میں بیٹھنا چاہئے۔ Salmon اور Sardine (مچھلیوں کے نام) میں وٹامن ڈی پایا جاتا ہے۔ اگر آپ وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہیں تو روزانہ وٹامن ڈی 400iu لیا کریں۔

ادرک اور زیتون کے تیل کی پلٹس

ادرک گرم کرلیں یعنی بھاپ دے لیں اور ساتھ زیتون کا تیل ملا لیں۔ اس کی پلٹس سی بنالیں اور کپڑے میں باندھ کر رہیومیٹائڈ آرتھرائٹس والی جگہ پر رکھیں یا باندھ لیں فائدہ ہوگا سوجے ہوئے جوڑ کی سوزش کم ہوگی۔

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

نتیجہ امتحان دینی نصاب نومبائعین بھارت برائے سال ۲۰۰۶ء

نومبائعین کی تعلیم وتربیت کے لئے گذشتہ ۲ سال سے بھارت کے طلباء و طالبات کے دینی نصاب کا امتحان نظارت اصلاح وارشاد کے شعبہ تربیت نومبائعین کی طرف سے لیا جاتا ہے۔ چنانچہ دینی نصاب کا امتحان ۱۶ جولائی کو لیا گیا اس سے قبل پورے ہندوستان میں امتحان کے لئے نصاب بھی بھجوایا گیا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ امسال اس امتحان میں ۵۳۹۳ طلباء و طالبات شامل ہوئے جبکہ گذشتہ سال ۲۵۳۶ نومبائعین شامل ہوئے تھے۔ امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء وطالبات کی تفصیل صوبہ وار درج ذیل ہے:

فہرست تعداد امتحان دہندگان دینی نصاب سال ۲۰۰۶ء برائے نومبائعین بھارت

نمبر شمار	نام صوبہ	سرکل تعداد	تعداد جماعت	تعداد افراد
۱-	اتر پردیش	۴	۸۶	۱۷۰۱
۲-	بہار	۳	۱۳	۸۵
۳-	چھتیس گڑھ	۱	۴	۱۷
۴-	اڑیسہ	۱	۵	۲۸
۵-	بنگال	۱	۳۳	۲۷۳
۶-	آسام	۱	۹	۹۳
۷-	گجرات	۳	۱۴	۸۰
۸-	ہریانہ	۲	۱۱	۱۳۰
۹-	پنجاب	۴	۶۳	۴۷۳
۱۰-	راجستھان	۲	۴۴	۵۴۸
۱۱-	کرناٹک	۳	۴۳	۶۵۴
۱۲-	آندھراپردیش	۷	۷۰	۷۸۵
۱۳-	مہاراشٹرا	۲	۲۷	۲۶۴
۱۴-	کشمیر	۲	۹	۸۳
۱۵-	مدھیہ پردیش	۱	۱۵	۱۷۸
	میزان	**۳۷**	**۴۴۶**	**۵۳۹۳**

(نظارت اصلاح وارشاد قادیان)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ -مورخہ یکم مئی ۲۰۰۷ء کو جناب نور احمد صاحب کولکتہ کی زیر صدارت جماعت احمدیہ نردیش خالی میں جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا۔ مکرم عبدالرشید صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت قرآن اور مکرم عبدالحمید ملا کی نظم خوانی کے بعد مکرم معلم مزمّل صاحب، مکرم ذوالفقار علی مبلغ سلسلہ سلّی گوری، مکرم سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ بیر بھوم، مکرم حافظ ابوجعفر صادق صاحب بتھاری مکرم وحید الزمان صاح صدر جماعت پر ہابیارسنگ، خاکسار ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے باری باری تقریریں کیں۔ صدر اجلاس کے خطاب و دعا سے جلسہ ختم ہوا اس جلسہ میں ۱۵۰۰ سے زائد غیر احمدی افراد شریک جلسہ رہے۔

☆ -مورخہ ۲۰ ؍مئی کو جناب روشن علی صاحب صدر جماعت بنگال کے زیر صدارت جماعت احمدیہ بانسرہ میں مکرم قاری صفات اللہ صاحب کی تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم معید الاسلام آف کبیرہ کی نظم کے بعد مکرم معلم اکرم احمد صاحب، مکرم رشید خان صاحب معلم سلسلہ، مکرم عبدالرشید صاحب معلم سلسلہ، مکرم محمد فروز عالم ندیم صاحب مبلغ سلسلہ بہار، مکرم حافظ ابوجعفر صادق صاحب معلم سلسلہ بتھاری، مکرم مولانا امان اللہ صاحب سابق معلم، خاکسار ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ نے تقریریں کیں۔ صدر جلسہ کے خطاب اور دعا سے جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ مورخہ ۱۷؍مارچ کو شری رامپور میں ۱۰؍اپریل کو کبیرہ میں، ۱۷؍اپریل کو ہوگلہ میں، ۱۲؍اپریل کو جلگھاٹا میں جلسہ سیرۃ النبی اور ۲۳؍مارچ کو بانسرہ میں جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔

دھارشا میں خصوصی جلسہ

مورخہ ۱۸؍اپریل کو جناب امیر صاحب بنگال وآسام کے زیر صدارت احمدیہ مسلم جماعت دھارشا ضلع ھوڑا میں لوکل جماعت کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم قاری عبدالغفار صاحب معلم سلسلہ کی تلاوت اور ترجمہ قرآن سے جلسہ کا آغاز ہوا۔ مکرم عبدالحمید صاحب آف کبیرہ نے نظم پڑھ کر سنائی اُس کے بعد مکرم قاری سیف الدین صاحب معلم سلسلہ ایک پارٹی لیڈر مکرم شُبھاشش چکرابرتی آف ھوڑا، خاکسار اور مکرم سیف الدین صاحب مبلغ وسرکل انچارج بیر بھوم نے تقریر کی۔ آخر پر امیر صاحب بنگال کے خطاب اور دُعا سے جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا۔ بعدہٗ تمام حاضرین جلسہ کو کھانا کھلایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر ایک کے لئے بابرکت فرمائے۔ (ابوطاہر منڈل مبلغ سلسلہ سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر)

طلباء کے لئے مفید معلومات............

Directorate of Distance Education

Admission Notification (2007-08)

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی حیدرآباد کو تعلیمی سال 08-2007 کے لئے درج ذیل فاصلاتی طریقہ تعلیم کے کورسوں میں داخلے کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں:

پوسٹ گریجویٹ کورسس (دوسالہ)	انڈر گریجویٹ کورسس (تین سالہ)	ڈپلوما کورسس (ایک سالہ)	چھ ماہی سرٹی فیکیٹ کورسس
ایم اے اردو	بی-اے	ٹیچ انگلش (Teach English)	اہلیت اردو بذریعہ انگریزی (PIU/English)
ایم-اے تاریخ	بی-کام	جرنلزم اینڈ ماس کمیونی کیشن	اہلیت اردو بذریعہ ہندی (PIU/Hindi)
ایم-اے انگلش	بی ایس سی (B.Z.C & M.P.C)		فنکشنل انگلش (Functional English
	دوسالہ بی-ایڈ (برائے برسر خدمت اساتذہ)		غذا اور تغذیہ

پراسپکٹس مع درخواست فارم ۹؍جولائی ۲۰۰۷ء سے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی گچی باؤلی، حیدرآباد اور ریجنل سنٹرس حیدرآباد، دہلی، بھوپال، بنگلور، دربھنگہ، کولکتہ، ممبئی، سری نگر کیمپ آفس جموں کیمپ آفس لکھنؤ کیمپ آفس نوح سنبھل اور یونیورسٹی کے تمام اسٹڈی سنٹروں پر ۱۵ جولائی ۲۰۰۷ء سے دستیاب رہیں گے۔ یہ فارمس یونیورسٹی ویب سائٹ (www.manuu.ac.in) سے بھی حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ ایسے امیدوار جو انٹرمیڈیٹ (10+2) یا اس کے مماثل قابلیت نہیں رکھتے ان کے لئے ۲۲ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو اہلیتی امتحان منعقد ہوگا۔ اہلیتی امتحان میں شرکت کرنے والے امیدواروں کے لئے فارم داخل کرنے کی آخری تاریخ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۷ء ہے۔ پوسٹ گریجویٹ، انڈر گریجویٹ، ڈپلوما اور سرٹی فیکیٹ کورسس میں راست داخلے کی آخری تاریخ ۳۰؍نومبر ۲۰۰۷ء ہے۔ بی ایڈ پروگرام کے لئے پراسپکٹس مع درخواست فارم شخصی طور پر ۵۰۰ روپئے یا بذریعہ ڈاک ۵۵۰ روپئے کے بینک ڈرافٹ کے عوض حاصل کیا جاسکتا ہے۔ انڈر گریجویٹ، ڈپلوما اور سرٹی فیکیٹ کورس کے لئے پراسپکٹس مع درخواست فارم شخصی طور پر ۱۰۰ روپئے یا بذریعہ ڈاک ۱۵۰ روپئے اور بی جی کورسس کے لئے شخصی طور پر ۱۵۰ روپئے اور بذریعہ ڈاک ۲۰۰ روپئے کے بینک ڈرافٹ کے عوض حاصل کیا جاسکتا ہے۔ یہ بینک ڈرافٹ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے نام حیدرآباد میں قابل ادا کسی بھی قومیائے بینک سے حاصل کردہ ہونا چاہئے۔ نقد رقم کسی بھی صورت میں قبول نہیں کی جائے گی۔ مزید تفصیلات یونیورسٹی ویب سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

Phone : 040-64576612813, Fax : 23006603

Website : www.mamuu.ac.in

(مرسلہ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بدر میں رپورٹیں شائع کرنے کے متعلق ضروری اعلان

جملہ مبلغین و معلمین وعہدیداران جماعت و ذیلی تنظیموں سے گذارش ہے کہ اپنی جماعت یا تنظیم میں ہونے والی مساعی کی مختصر و جامع رپورٹ بنا کر جلد از جلد ارسال کر دیا کریں بسا اوقات ایسی رپورٹیں کئی کئی ماہ بعد موصول ہوتی ہیں بعض دفعہ ذاتی اعلانات بھی بہت تاخیر سے ارسال کئے جاتے ہیں۔ اتنی تاخیر سے اشاعت مناسب نہیں آئندہ سے تاخیر سے ملنے والی رپورٹیں واعلانات شامل اشاعت نہیں کئے جائیں گے۔ نیز رپورٹیں خوشخط اور ہر لحاظ سے مکمل بھیجنی چاہئیں۔ تا کہ کمپوزنگ کے وقت دقت نہ ہو۔ (ادارہ)

ولادتیں

۱-مرے بیٹے مکرم سید محسن علی صاحب آف قادیان کو اللہ تعالیٰ نے دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نَو میں شامل ہے۔ بچے کا نام حضور انور نے سید فراست علی رکھا ہے۔ یہ بچہ مکرم سلطان احمد صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ انڈیمان نکوبار کا نواسہ ہے۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ بچے کو نیک صالح خادم دین بنائے۔ (سید شہامت علی درویش قادیان)

۲-اللہ تعالیٰ نے میرے بیٹے عزیزم ڈاکٹر وسیم باری کو ۲۸ مارچ ۲۰۰۷ء کے روز اولاد نرینہ سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت ''رقیم احمد'' تجویز فرمایا ہے۔ بچے کی صحت وتندرستی، عمر دراز نیک صالح اور خادم دین اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے درخواست دُعا ہے۔ (عبدالرحیم بالسو کشمیر)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16454:: میں سی ناصر الدین ولد سی ہمزہ کویا قوم مسلم پیشہ ملازمت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن گرین پارک بائی پور ڈاکخانہ بائی پور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17-12-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے نام پر 6.71 سینٹ زمین ہے۔ اور اس میں ایک گھر ہے۔ اس کی موجودہ قیمت آٹھ لاکھ روپے ہے۔ یہ زمین ابھی خریدی گئی ہے۔ جس میں سے ساڑھے تین لاکھ روپیہ ادا کردیا ہے۔ باقی ساڑھے چار لاکھ روپے Canfin Homes سے قرضہ لے کر دیا ہے۔ ہر ماہ 4236 روپے قسط وار ادا کر رہا ہوں۔ 180 ماہ تک اس کو ادا کرنا پڑے گا۔ تب یہ اپنی ملکیت میں آئے گی۔ خاکسار کے تنخواہ میں سے اتنی رقم ہر ماہ وضع ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ یہ زمین ومکان کالیکٹ میں Beypore ولیج میں ہے۔ جس کا نمبر 126/3 ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 13000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم ناصر احمد — العبد سی ناصر الدین — گواہ کے اے اشرف

وصیت 16455:: میں منصورہ صدیقہ حسین زوجہ ایم محمد حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-8-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 17 سینٹ زمین بمع مکان بمقام ماتھرا جس کی موجودہ مارکیٹ ریٹ 300000 روپے ہے اس جائیداد کے 2/3 کے حق دار میرے خاوند ہیں۔ زیور طلائی 68 گرام 22 کیرٹ موجودہ ریٹ 38800 روپے۔ حق مہر 15000 روپے نقد (وصول شد) اس کے علاوہ میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم محمد حسین — الامۃ منصورہ صدیقہ حسین — گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16456:: میں ایم احمد کبیر ولد آر محمد حنیف قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 24 سال تاریخ بیعت 7-5-1991 ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع پنالور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-8-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ ورثہ کی جائیداد جب تقسیم ہوگی دفتر کو اطلاع دی جائیگی۔ انشاء اللہ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آر محمد حنیف — العبد ایم احمد کبیر — گواہ امین محمد ایچ اے

وصیت 16457:: میں ایم احمد سلیم ولد محترم ایس محمد قاسم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1986ء ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کوئلون صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13-4-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ درج ذیل ہے۔ اراضی 40 سینٹ معہ مکان نمبر 188-1/60 قیمت اندازاً 240000 روپے اس میں نصف حصہ میرا ہے باقی اہلیہ کا ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد نجیب خان — العبد ایم احمد سلیم — گواہ محمد انور احمد

وصیت 16458:: میں انیس محمد ولد محمد حنیف قوم مسلم پیشہ اکاؤنٹنٹ عمر 28 سال تاریخ بیعت 1991ء ساکن ماتھرا ڈاکخانہ ماتھرا ضلع کولم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15-5-05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبدالناصر — العبد انیس احمد — گواہ محمد حنیف

وصیت 16459:: میں ریحانہ بیگم زوجہ شریف خان قوم احمد مسلم پیشہ خانہ داری عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ پلہ ڈاکخانہ رگڑی پڑا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1-1-06 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 35500 روپے۔ ایک سونے کا ہار ایک تولے سے کم (22 کیرٹ) جس کی قیمت 5600 روپے، ایک سونے کا ہار ایک تولے کا 24 کیرٹ جس کی قیمت 5000 روپے۔ دو ہاتھ کی چوڑی 24 کیرٹ۔ دو کان کی بالیاں سونے کی ایک تولہ جس کی قیمت 5000 روپے۔ دو جوڑے چاندی کے پازیب 10 تولے کا جس کی قیمت 1000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شریف خان — الامۃ ریحانہ بیگم — گواہ سید فضل نعیم

وصیت 16460:: میں امۃ القیوم بیگم زوجہ محمد ظہور حسین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26-9-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ شوہر کی طرف سے بعوض حق مہر زرعی زمین 194 ڈسمل پلوٹ نمبر 1064 کھاتہ نمبر 47 موضع برساہی جس کی قیمت اندازاً مبلغ 6600 روپے۔ زیور طلائی ایک عدد چین وزن دو تولہ 22 کیرٹ، ہاتھ کا کنگن دو عدد ایک تولہ 22 کیرٹ، کان کا پھول دو عدد ایک تولہ۔ قیمت اندازاً 28000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد ظہور حسین — الامۃ امۃ القیوم بیگم — گواہ شمس الحق خان

وصیت 16461:: میں ام السحر زوجہ مظہر خان قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17-9-05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 2400 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی ایک عدد چین وزن ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ۔ ایک جوڑی بالیاں 8 گرام 22 کیرٹ۔ قیمت اندازاً 12000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مظہر خان — الامۃ ام السحر — گواہ شمس الحق

بقیہ خطاب لجنہ...... از صفحہ 8

انڈے بیچ کر چندے دیا کرتی تھیں اور بکریاں پال کر چندے دیا کرتی تھیں۔حضور انور نے نائجیریا کی ایک عورت کی مالی قربانی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس غریب عورت نے ایک مرتبہ دس ہزار پاؤنڈ چندے میں پیش کئے۔حضور انور نے ایسی مستورات کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنے زیورات راہ خدا میں پیش کر دئے۔ فرمایا آج بھی اس کی مثالیں موجود ہیں ایک خاتون اپنا کئی لاکھ کا زیور میرے پاس لائیں اور اسے مالی قربانی کے طور پر پیش کرنے کی خواہش کی۔

حضور انور نے مبلغین کی بیویوں کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اللہ کی رضا کی خاطر جوانی کے دنوں میں لمبے عرصہ تک اپنے خاوندوں سے جو تبلیغ اسلام کی غرض سے باہر کے ممالک میں گئے ہوئے تھے جدائی اختیار کی اور نہایت صبر سے اور غربت کی حالت میں اپنے بچوں کو پالا اس تعلق میں حضور نے حضرت مولوی احمد علی صاحب مبلغ انڈونیشیا کا ذکر فرمایا۔

حضور نے حضرت اماں جان کی عظیم قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ابتدائی دنوں میں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد پر اپنے زیورات دے دیئے۔حضور نے فرمایا کہ اپنے بیٹے حضرت مرزا مبارک احمد کی وفات پر حضرت اماں جان نے ایسے عظیم صبر کا نمونہ دکھایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس فعل پر خوش ہوا۔حضرت اماں جان فرماتی تھیں کہ مجھے اس الہام سے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر دو ہزار مبارک احمد بھی مرجاتے تو میں پروانہ کرتی۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شہید احمدیوں کی بیویوں کے نمونے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب ڈاکٹر نسیم بابر صاحب کو دشمنوں نے شہید کر دیا تو ان کی بیوی ساری رات بچوں کے سرہانے بیٹھی رہیں تا کہ وہ خوفزدہ نہ ہو جائیں۔صبح جب بچے اٹھے اور انہوں نے پوچھا کہ ابا کہاں ہیں تو نہایت صبر سے جواب دیا کہ رات کو تمہارے ابا کو اللہ میاں نے اپنے پاس بلا لیا ہے تمہارے ابا اللہ کی راہ میں شہید ہو گئے ہیں اور ہمیشہ کے لئے زندہ ہو گئے ہیں۔بچے پہلے تو رو پڑے پھر آنسو پونچھ کر مسکرانے لگے۔

حضور انور نے شمیم اختر صاحبہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے شوہر مقبول احمد صاحب کی 1967 میں شہادت ہوئی تھی ایک نقاب پوش آیا اس نے خنجر مار کر آپ کو شہید کر دیا۔شمیم اختر صاحبہ کے غیر احمدی رشتہ داروں نے انہیں بہت زور دیا کہ وہ احمدیت چھوڑ دیں اور طرح طرح کے لالچ دئے لیکن اس بہادر عورت نے ہر بات کو رد کر دیا۔

احمدی عورتوں کی غیرت ایمانی کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں 1917 میں ثناء اللہ امرتسری قادیان آیا اور یہاں ایک جلسہ کیا ان دنوں احمدیوں کی آبادی قادیان میں تھوڑی تھی اور غیر احمدی پانچ چھ ہزار کی تعداد میں باہر سے لائے گئے تھے۔ثناء اللہ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کی تو ایک عورت نے جو قادیان کے قریبی قصبہ بھینی کی رہنے والی تھی، اس کو للکارا۔مرد اس خیال سے کہ فساد کی صورت نہ پیدا ہو جائے آگے نہ بڑھے۔حضرت مصلح موعودؓ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپ نے احمدی مردوں کو ڈانٹا اور اس غیرت مند عورت کی تعریف کی۔

حضور نے فرمایا کہ تبلیغی میدان میں بھی احمدی عورتیں اللہ کے فضل سے کسی سے پیچھے نہیں فرمایا انڈونیشیا کی لجنہ نے تبلیغ کا ایک اچھا طریقہ نکالا کہ وقار عمل کے ذریعہ سے 3 کلومیٹر لمبی سڑک بنادی جس کی وجہ سے لوگوں کو احمدیت کی طرف توجہ پیدا ہوئی اور 500 کے قریب لوگ احمدی ہو گئے۔

حضور نے پارٹیشن کے وقت قادیان کی عورتوں کی بہادری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے احمدی عورتوں نے مردوں کے شانہ بشانہ قربانیاں دیں ایک موقع پر احمدی عورتوں کی حفاظت کے لئے ایک عورت کو ہی نگران مقرر کیا گیا جو بھیرہ کی رہنے والی تھی۔یہ نمونے ہمکو اس بات پر قائم کرنے والے ہونے چاہئیں کہ اصل زندگی اللہ کی رضا میں ہے۔آج ہم نے یہ نمونے خود بھی قائم کرنے ہیں اور اپنی نسلوں کو بھی ان پر قائم کرنا ہے پس پاک دل اور صاف روح ہو کر قربانیوں میں آگے سے آگے بڑھتی چلی جائیں اور اپنی نسلوں کے دلوں میں بھی یہ احساس بٹھاتی چلی جائیں کہ اصل زندگی یہی ہے۔فرمایا اے احمدی عورتو اور بچیو اور خاص طور پر وہ بچیو جو وقف نو میں شامل ہو قربانیوں کے ان نمونوں کو اپنی زندگیوں میں دکھاؤ دنیا کی چھوٹی چھوٹی لالچوں کو بھول جاؤ صرف یہ خیال رکھو کہ آج ہم نے دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈوں تلے جمع کرنا ہے۔☆☆☆

بقیہ جوڑوں کا درد......از صفحہ 11

چیری، بلیو اور بلیک بیری

یہ تینوں ذائقہ دار پھل سوجے ہوئے جوڑوں کا علاج ہیں۔ان میں Flavonoids ہوتے ہیں اور یہ چمکیلے رنگ کے مرکبات انسان کے جسم میں چربیلا تیزاب پیدا کرتے ہیں جو عضلات پر اثر انداز ہوتا ہے اور سوجن کم کرتا ہے۔

لہسن اور پیاز

سینڈوچ برگر اور دوسری خوراک کے ساتھ خوب پیاز اور لہسن کھائیں۔ان دونوں چیزوں کو سینڈوچ اور برگر کے درمیان رکھ کر بھی کھایا جاسکتا ہے۔ان سے ذائقہ بھی اچھا ہو جائے گا۔اور آرتھرائٹس کی درد بھی کم ہو جائے گی۔ان دونوں چیزوں میں سلفر (Sulfer) بہت ہوتا ہے جو ایسے زہروں کو جذب کر لیتا ہے جو جوڑوں کے پٹھوں میں سوزش پیدا کرتے ہیں۔

آلو اور ٹماٹر سے پرہیز

ماہرین غذا کے مطابق آلو، ٹماٹر، مرچوں (کالی اور سرخ) اور ایگ پلانٹ Egg Plant میں سولا نائین ہوتا ہے جو کہ ایک سوزش پیدا کرنے والی چیز ہے جس سے آرتھرائٹس کی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔لہذا اگر آپ کے جوڑوں میں درد رہتی ہے تو ان چیزوں کو اپنی خوراک سے خارج کر دیں۔

گرم پانی کی ٹکور

درد والی جگہ کو ایک تولیہ سے لپیٹ لیں پھر اس جگہ پر گرم پانی جو کھولتا ہوا نہ ہو ڈالیں۔پانی تھوڑا ڈالیں حتیٰ کہ تولیہ تر بتر ہو جائے۔پانی کی گرمائش سے درد میں کمی آئے گی۔جب تولیہ ٹھنڈا ہونا شروع ہو جائے تو یہ عمل بند کر دیں۔اگر درد زیادہ ہو تو یہ عمل گھنٹہ گھنٹہ کے بعد جاری رکھ سکتے ہیں۔

ہڈیوں کو مضبوط کرنا

ہماری خوراک میں کیلشیم کی کافی مقدار ہونی چاہئے۔پہلے 800 MG صحت مند ہڈیوں کے لئے ضروری سمجھی جاتی تھی۔لیکن اب پچاس سال سے نیچے کے بالغوں کے لئے 1000 MG۔پچاس سال سے اوپر کے بالغوں کے لئے 1200 MG اور کمسن بچوں (Teenagers) کے لئے 1300mel مناسب سمجھی جاتی ہے۔بالغوں کو کم چکنائی والا دودھ، کم چکنائی والا پنیر اور دہی روزانہ لینا چاہئے۔

(بشکریہ الفضل انٹرنیشنل۔۲۹ رجون ۰۷ء)

بقیہ خلاصہ خطاب مورخہ 28 جولائی (دوسرا اجلاس......از صفحہ اوّل

سے پُر ہو کر مالی قربانیوں میں مصروف ہے۔اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُوْحِیْ اِلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ کے تحت تائیدات الٰہیہ کے بہت سے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کا درج ذیل اقتباس پیش فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مَیں بڑے دعوے اور استقلال سے کہتا ہوں کہ مَیں سچ پر ہوں اور خدائے تعالیٰ کے فضل سے اس میدان میں میری ہی فتح ہے اور جہاں تک مَیں دور بین نظر سے کام لیتا ہوں تمام دنیا کو اپنی سچائی کے تحت اقدام دیکھتا ہوں اور قریب ہے کہ مَیں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر مَیں دیکھ رہا ہوں۔میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“

(روحانی خزائن جلد 3 ازالہ اوہام صفحہ 403)

☆☆☆☆☆

اعلان نکاح

مسماۃ میلا د مجید صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید صاحب مضطر ساکن رشی نگر کا نکاح مکرم محمد اقبال صاحب بٹ ابن مکرم عبدالسلام صاحب بٹ ساکن رشی نگر کے ساتھ ایک لاکھ روپئے حق مہر پر مورخہ ۲۵ رجون ۲۰۰۷ء کو مکرم مولوی ایاز رشید صاحب عادل مبلغ سلسلہ رشی نگر نے پڑھا۔

۲۔مسماۃ فہمیدہ اختر صاحبہ بنت مکرم عبدالغنی گنائی ساکن رشی نگر کا نکاح مکرم مظفر احمد صاحب بٹ ابن مکرم بشیر احمد صاحب بٹ ساکن رشی نگر کے ساتھ ۵۵۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم مولوی ایاز رشید صاحب عادل مبلغ سلسلہ رشی نگر نے مورخہ ۲۹ رجون کو پڑھایا۔احباب جماعت ہر دو رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور نیک ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (عنایت اللہ نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Silver
Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Phone No (S) 01872-224074
(M)98147-58900
E-mail: jovrav-say@yahoo.co.in

بقیہ خلاصہ اختتامی خطاب از صفحہ 16

خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اللہ سے اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے اور قائم رکھنے کے لئے مدد اور استعانت کے طالب ہوں۔ چاہئے کہ تمہارے دن اور تمہاری راتیں غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو جب یہ حالت ہوگی تو تب ہم اللہ کے وعدوں کے وارث بننے والے ہوں گے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بلند و بالا شان کو دیکھکر مکمل فروتنی اختیار کریں گے تو اس کی مہربانیاں اور احسان ہم پر نازل ہونگے اگر ہم ہر چیز پر اس کی ذات کو ترجیح دیں گے تو ہم اس کی جنتوں کے وارث بنیں گے۔ یہ وہ کیفیت ہے جو ہر احمدی پر طاری ہونی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہم کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے پس یہ ایسا احسان ہے جو ہم کو خدا کی محبت میں بڑھانے والا ہونا چاہئے۔ مسیح آخر الزمان کو اللہ تعالیٰ نے خاتم الخلفاء بنا کر بھیجا ہے اس خاتم الخلفاء کی خلافت کا زمانہ اب قیامت تک ہے۔ خدا کا احسان ہے کہ ہم کو خلافت کا انعام دیا ہے جو اس انعام سے منسلک رہے گا وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی کامیابیوں کا وارث ہوگا۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطاب کر جاری رکھتے ہوئے فرمایا ہم خلافت احمدیہ کے سوویں سال سے گزر رہے ہیں اگلے سال ہم نے خلافت احمدیہ کی نئی صدی کا استقبال کرنا ہے اس نئی صدی میں داخل ہونے کے لئے خالصۃً اسی کا ہوکر دعاؤں میں وقت گزارنا چاہئے۔ فرمایا میں نے دو سال پہلے جماعت کو بعض دعاؤں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ پس مَیں ہر احمدی سے کہتا ہوں کہ بقایہ عرصہ میں توجہ کے ساتھ ان دعاؤں کو پڑھیں تا کہ جب ہم اگلی صدی میں داخل ہوں تو پہلے سے بڑھکر اللہ تعالیٰ کے انعامات کے وارث بنیں۔

ان دعاؤں میں سے ایک سورہ فاتحہ ہے اس پر غور کریں تو اس کا ہر ہر لفظ دین کے قیام و استحکام اور ہر احمدی کے اپنے ایمان میں ترقی کے لئے عظیم الشان دعا ہے یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑنے کا راستہ دکھایا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں سورہ فاتحہ کا نام اُمُّ القرآن بھی ہے جس نے سیپ کیطرح قرآن کے جواہرات اور موتیوں کو اپنے اندر لیا ہوا ہے سورہ فاتحہ کے اور بھی بہت سے نام ہیں اس کا ایک نام فاتحۃ الکتاب ہے اور فاتحۃ الکتاب اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ اللہ نے اس سورہ کو قرآن کے احکام کو کھولنے کے لئے حَکَم قرار دیا ہے اور جن امور کا انسان کو مبدء و معاد کے سلسلہ میں جاننا ضروری ہے وہ سب اس میں موجود ہیں اور یہ سورہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے زمانے کی بشارت دیتی ہے پس اس کے ہر ہر لفظ پر غور کر کے پڑھنا روحانی ترقی کا باعث ہے۔ اس میں چار صفات بیان کی گئی ہیں فرمایا ان صفات کا ذکر میں پہلے مختصرً اپنے خطبات میں کر چکا ہوں۔

فرمایا اسی طرح درود شریف پڑھنے کی تاکید بھی کی گئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا مجھ پر درود بھیجا کرو تمہارا مجھ پر درود بھیجنا تمہاری پاکیزگی کا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ ان راستوں کی طرف تمہاری رہنمائی فرمائے گا جو حقیقت کے راستے ہیں لیکن یہ درود اس کے الفاظ کو سمجھتے ہوئے اور اس کے مفہوم کو سمجھ کر پڑھنا ضروری ہے تب ہی یہ درود انسان کو اعلیٰ معیاروں کی طرف لے جانے والا بنتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایک رات آپ نے اس کثرت سے درود پڑھا کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے آپ کے در و دیوار پر نور کی مشکیں چھڑکیں۔ آپ کے پوچھنے پر کہ یہ کیا ہے ان فرشتوں نے کہا یہ وہ درود کی برکتیں ہیں جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجا تھا اسی طرح ایک کشف میں آپ نے دیکھا کہ ملاءِ اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک محی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اس نے کہا: هٰذَا رَجُلٌ يُحِبُّ رَسُولَ اللّٰهِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب تھا کہ شرطِ اعظم اس عہدہ کی محبت رسول ہے۔ پس اس زمانے کے امام کو جن کو اللہ تعالیٰ نے احیاء دین کے لئے مبعوث فرمایا ہے ان کو یہ مقام ان کے آقا و مطاع سے عشق کے نتیجہ میں ملا ہے۔ آج بھی ہمیں یہی نسخہ استعمال کرنا ہوگا پس ہر احمدی اپنی تمام دعاؤں پر اس دعا کو مقدم کر لے تو جہاں وہ روحانی ترقی حاصل کریگا وہیں اس کو دعاؤں کی قبولیت بھی حاصل ہوگی۔ لیکن خلوص اور دل کا درد شرط ہے۔

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ نے فرمایا آج تمام دنیا میں پیغام حق پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے دنیا کے چپے چپے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پہنچانا اور اللہ اکبر کے نعرے لگانا ہمارے ذمہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے ہی ہمیں اس کام میں مدد حاصل ہوگی۔

پھر یہ دعا کرنے کے لئے کہا گیا تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک بیماری سے شفا کے لئے الہامًا سکھائی گئی تھی یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ فرمایا اللہ کی حمد وعظمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درود کے ساتھ ملا کر پڑھنے سے جسمانی اور روحانی شفا حاصل ہوتی ہے اسکو بہت پڑھنا چاہئے۔ پھر یہ دعا بھی تھی رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۔ یعنی اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ دعا پڑھنے کی بہت تاکید فرمائی ہے آپ کی وفات کے بعد حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خواب میں ملاقات ہوئی اور آپ نے یہ دعا پڑھنے کی تاکید فرمائی۔ فرمایا اس میں نظام خلافت سے جڑے رہنے کی بھی دعا ہے گمراہ ہونے سے بچنے کے لئے بڑی اہم دعا ہے۔ اسی طرح ایک دعا یہ تھی رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (بقرہ:250) یعنی اے ہمارے رب ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر فرمایا صبر کے حصول اور ثبات قدم کے لئے یہ بڑی اہم دعا ہے منکرین مسیح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو ایسی تکالیف دیتے ہیں کہ اگر اللہ کا فضل نہ ہو تو ثبات مشکل ہے اسلئے یہ دعا نہایت ضروری ہے کہ اے خدا اپنی قدرت کے نظارے ہمیں دکھا اور مخالفین سے ہمیں نجات بخش۔

پھر ایک دعا یہ تھی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا یا قومی طور پر کوئی فساد دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔ چونکہ ہماری حالت بھی آج کل ایسی ہے کہ مُلّا کبھی کسی ملک کے ساتھ مل جاتا ہے اور کبھی کسی ملک کے ساتھ اور ہمیں جماعتی طور پر نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے تو اس کے شر سے بچنے کے لئے یہ بڑی اہم دعا ہے۔

فرمایا دشمن کا حملہ دو طرح کا ہوتا ہے کبھی سامنے سے اور کبھی خفیہ تدبیروں کے ذریعہ اس دعا میں دونوں باتوں کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ ظاہری حملہ کے لئے ہے اور اندرونی منصوبوں اور شرارتوں کیلئے وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ہے اس زمانے میں مسیح موعود کی جماعت کے پاس صرف دعاؤں کا وسیلہ ہے اور دعاؤں کا ہتھیار ہے اس لئے عبادات کی طرف بہت توجہ دیں۔

پھر ایک دعا جو جوبلی کی دعاؤں میں بتائی گئی تھی وہ استغفار ہے یعنی اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ۔ استغفار کے حقیقی اور اصلی معنی یہ ہیں کہ خدا سے درخواست کرنا کہ بشریت کی کمزوری ظاہر نہ ہو پس شیطان کے حملے جو قدم قدم پر ہو رہے ہیں ان سے بچنے کے لئے استغفار ایک اہم دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے والا بنائے اور خلافت سے فیضیاب کرنے کے لئے ایسی دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ سے محبت پیدا کرنے والی ہوں۔ پس دعاؤں کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہیں اور دعاؤں کے ساتھ نئی صدی کا استقبال کریں اگر ایسا کریں گے تو كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کو نہایت شان سے پورا ہوتے دیکھیں گے۔ پس اپنے عمل اور دعاؤں سے اس امانت کی حفاظت کرو تا کہ جس طرح تم اپنے بزرگوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے پھل کھا رہے ہو اسی طرح تمہاری قربانیوں اور دعاؤں کے پھل تمہاری نسلیں کھائیں۔ اللہ ہم سب کو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خیریت سے اپنے گھروں کو پہنچائے ہر تکلیف اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں آپ کے حق میں پوری ہوں۔

☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 56 | Thursday | 9 th August 2007 | Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

دعاؤں کے ساتھ اس صدی کو الوداع کہیں اور دعاؤں کے ساتھ نئی صدی کا استقبال کریں

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقصد کو پورا کرنے والا بنائے اور خلافت سے فیضیاب کرنے کے لئے ایسی دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اللہ سے محبت پیدا کرنے والی ہوں۔

خلاصہ اختتامی خطاب سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 29/جولائی 2007ء برموقع جلسہ سالانہ یوکے بمقام حدیقۃ المہدی

قادیان 29 جولائی (ایم ٹی اے) جماعت احمدیہ برطانیہ کے تیسرے روز کے آخری اجلاس میں سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے جلسہ سالانہ 1907ء کے خطاب کے حوالہ سے ہی نصائح فرمائیں۔ آپ کے خطاب سے قبل بعض غیر مسلم معزز شخصیات نے اپنے تأثرات بیان فرمائے جس کے بعد اختتامی اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا مکرم فیروز عالم صاحب نے سورہ صف کے آخری رکوع کی تلاوت کی اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تفسیر صغیر سے بامحاورہ ترجمہ پیش کیا بعد ازاں فلسطین کے خدام نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے سنایا جس کا اردو ترجمہ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن نے سنایا جس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام:

اے خدا اے کارو ساز و عیب پوش و کردگار
اے میرے پیارے میرے محسن میرے پروردگار

نہایت خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ اس نظم کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب شروع ہوا۔ حضور انور نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا آج بھی میں کچھ حد تک وہی مضمون بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ 1907ء میں بیان فرمایا تھا۔ یہ تقریر دو دن جاری رہی تھی اگرچہ یہ ساری تقریر تو نہیں بیان کی جاسکے گی لیکن جہاں تک ممکن ہوسکے گا اس کے بعض حصے اس موقع پر بیان ہوں گے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خطاب میں تقویٰ کی نصیحت فرمائی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم کو ایسی ایمانی ترقی عطا کرے گا اور تم کو وہ نور بخشا جائے گا جو تمہارے جسم کے ہر حصے میں اور ہر حرکت و سکون میں ہوگا اور جن راہوں پر تم چلو گے وہ نور سے بھر جائیں گی۔ پس ہر ایک احمدی کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس میں اور غیر میں تقویٰ ایک واضح لکیر کھینچتا ہے۔ جو متقی نہیں وہ قرآن کے نور سے کچھ روشنی نہیں پاسکے گا تقویٰ ایک روحانی ہتھیار ہے جس کی فی زمانہ ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں شیطان کا مغلوب ہونا مقدر ہے لیکن اس کے لئے مسیح موعودؑ کا حقیقی تابعدار بننا ہوگا۔ اب شیطان کو "جَرِیُّ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَاءِ" کے ذریعہ سے شکست مقدر ہے۔ آخری زمانے کی نسبت پہلی کتابوں میں لکھا ہے کہ شیطان کے ساتھ ایک بڑی جنگ ہوگی اور حقیقی طور پر اس کا مغلوب ہونا مسیح موعود کے ہاتھوں سے ہوگا۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس آخری فتح کے لئے ہم ان تمام احکامات پر عمل کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں۔

حضورؑ فرماتے ہیں واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کچھ چیز نہیں جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامًا فرمایا کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کہ میں ہر اس شخص کی حفاظت کروں گا جو تیرے گھر کی چار دیواری میں ہے اور تیری تعلیم پر عمل پیرا ہے پس ہر مصیبت سے، ہر مشکل سے، ہر بلا سے اور ہر حملے سے بچنے کا یہ ایک آسان نسخہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا ہے۔ اگر ہم سچے دل سے آپ کی تعلیم پر عمل کریں گے تو خدا تعالیٰ ہمیں ہر بلا سے محفوظ رکھے گا مگر یاد رکھنا چاہئے کہ شیطان کا مرنا صرف زبان سے نہیں بلکہ تم لوگوں کو عملی طور پر دکھانا چاہئے کہ شیطان مر گیا ہے۔

خدا کا وعدہ ہے کہ آخری مسیح کے زمانہ میں شیطان بالکل مر جائے گا یہ تو تم جانتے ہو کہ شیطان لاحول سے بھاگتا ہے لیکن وہ زبانی لاحول سے نہیں بھاگتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ جس کے ذرّے ذرّے میں لاحول سرایت کر جاتا ہے اور جو اس خدا سے استعانت طلب کرتا ہے وہ بچایا جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم سب مردے ہو مگر جنکو میں زندہ کروں اور تم سب گمراہ ہو مگر جن کو میں ہدایت دوں اور سب اندھے ہو مگر جن کو میں بینائی بخشوں۔ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار بنا رہتا ہے۔ خدا کا فیض بھی دعا سے شروع ہوتا ہے مگر دعا ایک موت ہے اس موت کے بعد ہی حقیقی زندگی ملتی ہے یاد رکھو دعا میں ایک مقناطیسی اثر ہوتا ہے یہ کوئی دعا نہیں کہ منہ تو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہتا رہے اور دل میں اس کے خلاف خیال رہیں یہ تو عمل کا ضائع کرنا ہے جب تک انسان کتاب اللہ پر عمل نہیں کرتا تب تک اس کی نمازیں وقت کا ضائع کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلٰوتِھِمْ خٰشِعُوْنَ (مومنون 3-2) یعنی جب دعا کرتے کرتے انسان کا دل پگھل جائے اور آستانہ الوہیت پر ایسے خلوص اور صدق سے گر جاوے کہ بس اسی میں محو ہوجاوے اور سب خیالات کو مٹا کر اسی سے فیض اور استعانت طلب کرے اور ایسی یکسوئی حاصل ہوجائے کہ ایک قسم کی رقت اور گداز پیدا ہوجائے تب فلاح کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ آگے فرمایا: اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ (مومنون:4) یہاں لغو سے مراد دنیا ہے یعنی جب انسان کو نمازوں میں خشوع وخضوع حاصل ہونے لگ جاتا ہے تو پھر دنیا کی محبت اس کے دل سے ٹھنڈی ہوجاتی ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ کاشتکاری تجارت اور نوکری چھوڑ دیتا ہے بلکہ دنیا اس کا اصل مقصود نہیں ہوتی ایسے ہی لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رِجَالٌ لَا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ۔ (نور:38)

مطلب یہ ہے کہ دنیا سے تعلق رکھنے والا دنیا دار نہیں کہلاتا بلکہ دنیا دار وہ ہے جسے خدا یاد نہ ہو پس عبادت کا اثر جسم اور روح دونوں پر پڑتا ہے اور اسی کے نتیجہ میں انسان کے اندر ظاہری اخلاق بھی پیدا ہوتے ہیں وہ عبادات کیا ہیں جو جسم اور روح میں انقلاب پیدا کرتے ہیں؟۔ عبادات کا حقیقی مغز نماز ہے اس مغز کی حفاظت کرو تو تم اپنے اندر روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوگے۔ فرمایا آج دنیا میں دکھاوے کی نمازیں پڑھنے والے بہت ہیں یہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کی مسجدوں میں کشت وخون کے بازار گرم ہوتے ہیں لیکن تم وہ نمازیں پڑھو جن کے اُسلوب تم کو مسیح محمدی نے سکھائے ہیں۔ نماز وہ نہیں ہے جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ اصل نماز وہ ہے جس سے دل گداز ہوجاتا ہے۔ یاد رکھو نماز کی حفاظت کی ضرورت ہم کو ہے اللہ کو نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو غنی عن العالمین ہے۔ اس لئے خدا کی طرف جھکو خدا کی طرف جھکنے میں اگر تمام دنیا بھی دشمن ہوجائے تو کچھ بگاڑ نہیں سکتی یاد رکھو نماز ایسی چیز ہے جس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی سنور جاتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو خدا سے تعلق جوڑنے کے لئے اور ہر قسم کی بھلائی کے حصول کے لئے اور اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کیلئے ایسی عبادتیں کرنی ہونگی جو خالصۃً اللہ کی رضا کی خاطر ہوں۔ پھر شیطان کا کوئی حملہ ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ ہمارا بہت ہی پیار کرنے والا خدا آج بھی ہمیں نشانات دکھا رہا ہے اور اس جماعت کو فنا کرنے کے خواب دیکھنے والوں کے ہاتھوں کو آج ہم خود فنا ہوتے دیکھ رہے ہیں پس آج ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں